صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک 18 مارچ 2022ء بمطابق 14 شعبان 1443 ہجری صبح دس بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ O وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا O وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا O وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا O كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

(ترجمہ): اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو اللہ کے اُس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اُس نے تمہارے دل جوڑ دیے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا اس طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے شاید کہ اِن علامتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا سیدھا راستہ نظر آ جائے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ ٱلْعٰلَمِين

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کوئسچنز آور' : کوئسچن نمبر 13773، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

* 13773 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیاوزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبے کے اندر محکمہ پولیس کے بہت سے اہلکار تھانوں سے باہر افسران اور سیاستدانوں سمیت اہم شخصیات کے ساتھ ڈیوٹی پر تعینات ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ڈیوٹی پر مامور تمام اہلکاروں کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب محمود خان (وزیراعلیٰ) جواب (جناب شوکت علی شوکت یوسفزئی وزیر محنت نے پڑھا): صوبے میں محکمہ پولیس کے اہلکاروں کی کیٹیگری وائز تفصیل درج ذیل ہے:

Category	Basis of Deployment (Law/Rules/Notification/Green Book/Blue Book Others)	Previous Deployment		Existing Deployment		Servings	
		HR	Financial (PKR)	HR	Financial (PKR)	HR	Financial (PKR)
President	Notification No. 3/23-SO(Sec:-I)HD/2018 dated 30.04.2018 RICC Committee, DICC Committee, Blue Book/Others	0	0	0	0	0	0
Prime Minister		0	0	0	0	0	0
Governors		76	2660000	76	2660000	0	0
Chief Ministers		343	12005000	343	12005000	0	0
Ministers/MOS		529	18515000	364	12740000	165	5775000
SAPMs/Advisors		58	2030000	53	1855000	5	175000
Judges		1194	41790000	1194	41790000	0	0
Serving Officers		1161	40635000	523	18305000	638	223300

							00
Retired Officers		379	13265000	79	2765000	300	10500000
Other Public Office Holders		945	33075000	245	8575000	700	34500000
Others		884	30940000	315	11025000	569	19915000
Total		5569	194915000	3192	111720000	2377	83195000
Total in Million		-	194.915	2377	111.72	-	83.195
Saving per year in Million		-	-	-	-	-	998.34

Serving Officers, existing Deployment	523
Retired Officers, existing Deployment	79
Total	602

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> شکریہ جناب سپیکر، میں نے یہ کوسچن کیا تھا کہ کتنے پولیس اہلکار ہیں جو باقی آفیسرز، سیاستدانوں یا اہم شخصیات کے ساتھ ڈیوٹی پر ہیں؟ اس کا جو جواب مجھے دیا گیا ہے کہ سی ایم کے ساتھ ہیں، گورنر کے ساتھ ہیں، منسٹرز کے ساتھ ہیں، ایڈوائزرز کے ساتھ ہیں، ججز کے ساتھ ہیں، Serving officers کے ساتھ ہیں، ریٹائرڈ آفیسرز کے ساتھ بھی ہیں۔ جناب سپیکر، اگر آپ دیکھیں، سی ایم کے ساتھ جو اہلکار تعینات ہیں وہ 343 ہیں، یہ ٹوٹل ہزاروں کی تعداد میں بنتے ہیں، اگر آپ ہمارے صوبے کے حالات دیکھیں، ہمارے عوام کو جتنی ضرورت ہے، اگر ان شخصیات کو اتنی ہی ضرورت ہے تو ان کے لئے پھر الگ فورس بنالیں جو صرف یہی ڈیوٹیاں انجام دیں، سیاسی شخصیت Application دیتی ہے کہ مجھے Threats ہیں، ان کو سیکورٹی آپ دیتے نہیں، ان کا تو کوئی Criteria ہونا چاہیئے کہ کتنے اہلکار

ان کو مہیا کئے جانے چاہئیں، ایک دو یا تین، چار یا Hundreds کی تعداد میں، یہ ریٹائرڈ آفیسرز کو کس Criteria کے تحت اہلکار دیئے جاتے ہیں؟ یہ بھی ہمیں تفصیل بتادی جائے۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت):</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Madam Shagufta Malik, supplementary please.

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> مننه، جناب سپیکر صاحب۔ دا سوال ډیر زیات ضروری دے ، ما Already په دې باندې مخکښې هم یو کوئسچن کړے وو چې دا سیاسی خلق ظاهره خبره ده چې هغوی ته خو Threats دی خو هغه افسران چې کوم ریټائرډ دی، په پولیس کښې، تاسو یقین اوکړئ چې د 20 نه 25 او 30 پورې یو یو کس سره دا چې کوم اهلکار دی، د هغوی په کورونو کښې دی۔ اوس یو ایم پی اے ، ایم این اے چې دے ، هغه ته خو چې یو ورکوی نو هم پرې ډیر زیات احسان کوی خو زه په دې نه پوهیږم چې کوم ریټائرډ خلق دی او بیا د دوئ تاسو اوګورئ چې کوم کوم سکیل والا خلق دی، هر یو کس سره دومره تعداد کښې دی چې د هغوی په کورونو کښې ځائے نه وی، هغوی هغه ټول پولیس اهلکار ساتلی وی، د دې د پاره هم څه کلیئر پالیسی پکار ده چې لږ منسټر صاحب اووائی چې د دې څه پالیسی شته چې دومره د پولیس ریټائرډ افسران دی، ټولو سره 20 او 25 کسان د هغوی سره دی، د هغوی نه تپوس نشته دے او یو Elected کس ته وائی چې تا ته مونږ یو نه زیات نه شو درکولے ، نو دا لږ ډیره عجیبه غوندې خبره ده جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت):</u> جناب سپیکر، یہ تو پہلے سے ایک Trend set ہے، سب کو پتہ ہے کہ چیف منسٹر کی کیا اہمیت ہوتی ہے، گورنر کی کیا اہمیت ہوتی ہے، ہر ایک کا اپنا ایک طریقہ کار ہوتا ہے، جب کسی کو سیکورٹی دی جاتی ہے، اس کی مختلف ایجنسیوں کے Through پوری چھان بین کی جاتی ہے، اس کی ضرورت کے مطابق اس کو سیکورٹی فراہم کی جاتی ہے۔ یہ ایسا نہیں ہے کہ جو 343 لکھے ہوئے ہیں، یہ 343 بندے ہر وقت اس کے ساتھ ہوتے ہیں، ایسا نہیں ہوتا، یہ اپنی پولیس لائن میں ہوتے ہیں لیکن جب ضرورت ہوتی ہے تو ضرورت کے وقت، آپ نے کبھی بھی چیف منسٹر کے ساتھ یا گورنر کے ساتھ آٹھ یا دس سے زیادہ پولیس اہلکار نہیں دیکھے ہوں گے، ظاہر ہے وہ چیف منسٹر ہیں، اس

صوبے کے حالات جس طرح آپ چھوڑ کر گئے تھے، جو صورتحال اس صوبے کی یہاں چھوڑی گئی تھی، ورنہ ہماری تو خواہش تھی کہ منسٹر بھی سائیکل پر چلتا اور آفیسرز بھی سائیکلوں پر آتے، چھوٹی گاڑیاں استعمال کرتے، یہ تو ہماری خواہش تھی لیکن صوبے کو جس انداز سے چھوڑا گیا تھا، جو دہشت گردی کا باقاعدہ ایک مرکز بنا ہوا تھا، ان حالات سے نکلتے ہوئے وقت لگتا ہے، ہم نے کافی کوشش کی، یہ کریڈٹ تحریک انصاف کی حکومت کو جاتا ہے کہ اس صوبے میں امن وامان کافی حد تک قائم ہوا ہے، یہ جو انہوں نے بات کی ہے کہ کیا Criteria ہے، Criteria یہی ہوتا ہے کہ جس کو ضرورت ہوتی وہ باقاعدہ درخواست دیتا ہے، اس کی باقاعدہ Scrutiny ہوتی ہے، پھر Scrutiny کے بعد مختلف ایجنسیوں سے اس کا Threat level معلوم کیا جاتا ہے، پھر اس Threat level کو دیکھ کر اس کو سیکورٹی فراہم کی جاتی ہے، چاہے وہ Ex-officer ہو، چاہے وہ Present officer ہو یا کوئی ایم پی اے ہو یا ایم این اے ہو، ان سب کے لئے ایک ہی Criteria ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ریحانہ اسماعیل صاحبہ، میرے خیال میں آپ جواب سے مطمئن ہوں گی۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جناب، ٹھیک ہے لیکن جو پروٹوکول نہ لینے کے وعدے کئے گئے تھے اور دعوے کئے گئے تھے، اس کا جواب نہیں دیا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وہ تو انہوں نے بتادیا کہ جو Requirement ہوتی ہے، اس کے مطابق۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: ٹھیک ہے جی۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Next, Question No. 13769, Muhtarma Shagufta Malik Sahiba.

* 13769 _ <u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس کے ملازمین یعنی پولیس اہلکار اور منسٹریل سٹاف نے دہشتگردی کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس اہلکار بشمول دفتری عملہ کو پولیس رسک الاؤنس دیا جاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو وضاحت کی جائے کہ پولیس اہلکاروں کو سیکورٹی رسک الاؤنس دیا جاتا ہے تو پھر منسٹریل سٹاف جو پولیس لائن، تھانوں و دیگر پولیس افسران کے دفاتر میں کام کرتے ہیں، ان کو کیوں نہیں دیا جاتا، وضاحت کی جائے کہ یہ امتیازی سلوک کس قانون کے تحت جائز ہے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (جناب شوکت علی یوسفزئی وزیر محنت وثقافت نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس کے ملازمین یعنی پولیس اہلکار اور منسٹریل سٹاف نے دہشگردی کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ پولیس اہلکار بشمول دفتری عملہ Executive staff کو رسک الاؤنس دیا جاتا ہے۔

(ج) محکمہ پولیس نے منسٹریل سٹاف کو رسک الاؤنس دینے کے لئے سمری محکمہ خزانہ کو ارسال کی تھی جو کہ محکمہ خزانہ نے رد کر دی، تفصیلاً وضاحت محکمہ خزانہ ہی دے سکتا ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب، دې سوال کښې ما چې کوم تپوس کړے وو د منسټريل سټاف والا ، هغه خو دوئ پخپله هم په جواب کښې منلی دی او دوئ وائی چې دا مونږ فنانس ته لیږلے وو، نو یو خو دا ډیر زیات زیاتے دے ، دا په سوؤنو کښې دی، دا تقریباً درې زره خلق دی او د دوئ چې کوم د الاؤنسز خبره ده، د دوئ چې د پروموشن خبره ده، د دوئ چې د سیلریز خبره ده، ډیپارټمنټ چې دے هغه په دیکښې بالکل سنجیده نه دے۔ یو طرف ته خو دا خلق په فرنټ لائن دی، د ترهه ګرئ ښکار دی او بل طرف ته که بیا مونږه اوګورو، کله چې د دوئ د الاؤنسز خبره کیږی یا د دوئ د پرومشن خبره کیږی، دا صرف تقریباً څه پینځه دیرش سوه کسان دی، حکومت له دا پکار دی چې په دې باندې لږ غور اوکړی۔ بل دا ډیپارټمنټ چې د فنانس خبره کوی نو د دوئ خپل څه پکار دی، دوئ فنانس ته څه داسې Proposal ورکړے دے چې هغوی تر اوسه پورې په دې باندې څه ایکشن نه دے اغستلے یا هغوی په دیکښې سیریس نه دی، دا خو زه وایم چې دا د ډیپارټمنټ کمزوری ده، دلته د پولیس ماته داسې څوک کس نه ښکاری چې دا تپوس ترینه اوکړے شی چې تاسو په کوم Base باندې دا خبره منلې ده؟ بلخوا تاسو وایئ چې دا فنانس چې دے مونږ ته اجازت نه راکوی، نو دا قصه خو د کالونو راهسې روانه ده، تر اوسه پورې چې دے ، د دوئ دا الاؤنس نه دے شوے ، دا دې خلقو سره زیاتے دے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Mr. Shaukat Ali Yousafzai Sahib.

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر، اس میں اس طرح ہے ایسا نہیں ہے کہ سب کو نہیں دیا جاتا ہے، جو لوگ آفسز میں ہوتے ہیں، دفاتر کے اندر ہوتے ہیں، یہ ان کی بات کر رہی ہیں کہ ان کو رسک الاؤنس نہیں دیا جاتا، تو ان کے لئے ایک سمری بنی تھی، وہ بھیجی گئی تھی، فنانس ڈیپارٹمنٹ نے کچھ تحفظات لگا کر وہ اس کو واپس کر دی ہے۔ ابھی پھر Status معلوم کرنا پڑے گا کہ اس کا کیا ہوا، پولیس نے واپس اس کا جواب دیا یا نہیں دیا؟ یہ طریقہ کار ہوتا ہے، اسی طریقہ کار کے مطابق شاید دوبارہ سمری جلد بھیجی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: زه دا وایم جی، که دا تاسو تپوس اوکړئ چې دا کله دوئ لیږلې ده، د دې څه پته شته دے، دا ئے په کوم کال کښې لیږلې ده، په کومه میاشت کښې ئے لیږلې ده؟ دا خو دوئ څه ذکر نه دے کړے، لږه سنجیدګی پکار ده او زما به تاسوته درخواست وی چې دغه خلق ډیر زیات Suffer کیږی، ما خو تاسو ته اووئیل چې Same دوئ هم د دغه ترهه ګرئ ښکار دی، په فرنټ لائن دی، د دوئ خلقو هم Families دی، پکار دا ده چې که تاسو د نورو دغه کوئ چې دا درې زره خلق دی، دا ولې دوئ Ignore کړی دی؟ دا خو د دوئ کار دے، فنانس ډیپارټمنټ څنګه هغه Reject کولے شی؟ په کوم کال کښې دوئ دا سمری لیږلې ده، ترا وسه پورې دوئ صرف یو سمری لیږلې ده نو دوئ وائی چې هغه هغوی نه ده منلې او بیا دوئ هیڅ قسمه مخکښې څه پیش رفت نه دے کړے، دې باندې لږ پکار ده چې سنجیدګئ سره کار اوشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت علی۔

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر، بالکل د دوئ خبره ټهیک ده، د دې لږ وخت شوے دے، دا Initiative په کال 2013ء کښې اغستلے شوې وه، د 2013ء نه پس دا واقعی چې په دې سمرئ کښې لږه کوتاهی شوې ده، بهرحال تاسو ته پته ده چې چرته هم الاؤنسز وی، د هغې الاؤنسز خپله Criteria وی، خپل Categories وی، چې د هغې نه بهر شی نو بیا ډیره مشکله ده۔ لکه تاسو اوګورئ چې په سیکرټریټ کښې د ننه چې کوم الاؤنسز دی، هغه زیات وی، بهر ډیر ملازمین احتجاج کوی خو هغوی ته نه ورکړے کیږی، د هر ځائے خپل خپل دغه دے۔ دوئ وائی چې رسک الاؤنسز دی، یو سړے په دفتر کښې ناست دے، فنانس ډیپارټمنټ به دا

کوئسچن خا مخا کوی چې هغه ته څه رسک دے ؟ چې یو سړے فیلډ کښې وی هغه ته خو رسک شته دے ، دا ایشو شته خو بهرحال پولیس ډیپارټمنټ وائی چې مونږ په دې کار کوؤ ، لګیا یو۔ شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 13728، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

* 13728 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پولیس مقابلے میں جو بہادر پولیس والے شہید ہو جاتے ہیں، ان کے ورثاء کو شہید پیکج دیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو شہید پیکج کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (شوکت علی یوسفزئی وزیر محنت وثقافت نے پڑھا): صوبائی حکومت کی جاری کردہ پالیسی بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر FDSOSRII-4-199/2013 مورخہ 06-09-2017ء مجریہ فنانس ڈیپارٹمنٹ (ریگولیشن ونگ) خیبر پختونخوا کے مطابق پولیس کے وہ جوان جو ڈیوٹی کی ادائیگی کے دوران خاص کر پولیس مقابلے اور دہشت گردی کی کارروائیوں میں جام شہادت نوش کر جائیں تو ان کے ورثاء کو شہید پیکج دیا جاتا ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ایک تو میں آپ سے ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں کہ گیلری میں ہمارے جو بھائی بیٹھے ہوئے ہیں وہ کوئی Notes نہیں لے رہے ہیں، یہ چونکہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کا مسئلہ ہے، چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ Notes لیں، ابھی انہوں نے پنسل اور کاپی نکالی ہے اور اس میں جو Notes ہیں، یہ بہت Important ہے۔ ہم فورس پر بات کر رہے ہیں، جناب سپیکر صاحب، میں نے شہداء پیکج کے بارے میں پوچھا ہے، میں اپنا سوال نہیں دہراؤں گی لیکن بہر حال اس میں میں نے ویلفیئر کے بارے میں پوچھا ہے، اس میں میں نے شہید پیکج کے بارے میں پوچھا ہے، اس میں جو الاؤنسز ہیں، ان کے بارے میں پوچھا ہے، میں یہاں پہ یہ کہنا ضرور چاہوں گی کہ خیبر پختونخوا کا جو شہداء پیکج ہے، یہ میں آپ کے نالج میں لانا چاہتی ہوں کہ وہ پنجاب پولیس کے مقابلے میں انتہائی کم اور نہ ہونے کے برابر ہے، یہ میں Repeat کرتی ہوں کہ شہداء پیکج جو ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب، آپ یہ موبائل بند کر دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی چھوڑیں، ٹک ٹاک کرنے دیں، کیا فرق پڑتا ہے۔ اچھا اب مسئلہ یہ ہے کہ انتہائی کم اور نہ ہونے کے برابر ہے، دہشت گردی سے متاثرہ یہ تمام لوگ جو ہماری پولیس فورس ہے،

انہوں نے فرنٹ لائن پہ دہشت گردی کا بھی مقابلہ کیا ہے، Target killings کا بھی سامنا کیا ہے، پولیو مہم میں بھی انہوں نے قربانیاں دی ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ یہ انتہائی کم پیکج دیا جاتا ہے، وہ KP کا اور پنجاب کا 1.5 اور 1/5 جو ہے، یعنی اس میں فرق ہے۔ اگر ہم یہاں پولیس کو Suppose ایک کروڑ روپے دیتے ہیں یا ہم ان کو 50 لاکھ روپے دیتے ہیں تو وہی پولیس جو کہ وہاں پہ شہید ہوتی ہے اس کے ایک کانسٹیبل کو وہ لوگ دو کروڑ 25 لاکھ روپے دیتے ہیں، سوچیں کہ ان کا شہداء پیکج دو کروڑ 25 لاکھ روپے ہے اور ہمارا پیکج 50 لاکھ سے شروع ہوتا ہے، ایک کروڑ روپے تک جاتا ہے، یہ سراسر ہمارے صوبے کی پولیس کے ساتھ زیادتی ہے کہ پولیس کے ایک اے ایس آئی کو جو پیکج ملتا ہے وہ میں نے بتادیا ہے، ہمارے پانچ اے ایس آئی کا نسٹیبل اور وہاں کا ایک کانسٹیبل، اس کے برابر ہوتا ہے۔ اسی طرح جو ہمارے شہداء کے لئے جو Gallantry award ہوتا ہے، جو پنجاب کی پولیس اپنے پولیس کے لوگوں کے لئے بھیجتی ہے جو کہ بہادری سے کام کرتے ہیں، جن کی جانیں شہید ہو جاتی ہیں، جن کے بچے در بدر ہو جاتے ہیں، مجھے نہیں پتہ ابھی تک کہ کتنے شہید ہوئے ہیں؟ ان کا کبھی کسی نے پوچھا بھی ہو گا کہ ان کے بچے کونسے ہائی سکولوں میں پڑھ رہے ہیں یا ان کی کونسی پرورش ہو رہی ہے؟ ان کو ایک پیکج دے دیا اور بس باقی خلاص، Gallantry awards پنجاب پولیس اپنی پولیس کے تمام ان لوگوں کو جو بہادری سے مقابلہ کرتے ہیں ان کو دیتے ہیں جو کہ KP میں بالکل بھی نہیں ہے۔ اسی طرح سے کوئی ایسی پالیسی موجود نہیں ہے کہ جو پنجاب کا اگر کوئی اہلکار کسی حادثے میں معذور بھی ہو جائے تو اس کو Treatment کے علاوہ باقاعدہ طور پر دس لاکھ روپے اس کو پیکج دیا جاتا ہے، یہ میں بالکل Figures کے ساتھ بات کر رہی ہوں، وہاں سے بھی میں نے Figures لئے ہیں، یہاں کے Figures کے مطابق اور جب یہاں پر کوئی حادثے کا شکار ہو جاتا ہے اس کو کچھ بھی نہیں ملتا۔ اس کے علاوہ خیبر پختونخوا کی میں نے بھی بات کی تھی، خیبر پختونخوا پولیس کو راشن کی مد میں 660 روپے ملتے ہیں جو کہ روزانہ کے حساب سے اکیس روپے بنتے ہیں، روزانہ کی بنیاد پر اگر لگائیں تو اکیس روپے بنتے ہیں، یعنی صبح کا ناشتہ سات روپے، دوپہر کی روٹی سات روپے، رات کا کھانا سات روپے، مجھے بتائیں، ہم میں سے کوئی بھی یہاں پر بیٹھا ہوا شخص اگر سات روپے میں صبح کا ناشتہ کر سکتا ہے تو سامنے آئے، مجھ سے اس پر مناظرہ کر لیں، مجھے بتائیں کہ سات روپے میں کھانا اگر کوئی آدمی، کوئی بھی یہاں بیٹھے ہوئے میرے ایم پی ایز اگر سات روپے میں کوئی کھانا کھا سکتا ہے تو مجھے بتائیں، سات روپے میں رات کا Dinner اور ہم ان سے بہتر (72) گھنٹے ڈیوٹی لیتے ہیں۔ اس سے آگے چل کر میں یہ

بتانا چاہوں گی کہ یہاں پر یکساں پالیسی بنانی چاہیئے، ہم اکثر کہتے ہیں کہ پنجاب کی تنخواہیں، کیونکہ سندھ میں تو آپ کی گورنمنٹ نہیں ہے، سندھ کا یہاں پر آپ کبھی موازنہ نہیں کریں گے، آپ کی گورنمنٹ چونکہ پنجاب میں ہے، ہمیشہ پنجاب کے ساتھ ہی آپ کا مقابلہ کرتے ہیں، حالانکہ سندھ میں اس سے زیادہ ہے-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم، آپ کا جو کوئسچن ہے، اسی پر بات کریں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: اسی پر بات کر رہی ہوں لیکن میں سندھ کا مقابلہ نہیں کرنا چاہتی ہوں، میں پنجاب کا مقابلہ کرنا چاہتی ہوں۔ اس میں تو کوئی دو رائے نہیں ہے کہ جس طریقے سے قربانی ان لوگوں نے دی ہے، اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے، میں ایک اور بات ضرور یہاں پر کہنا چاہوں گی کہ جو ہمارے 2200 کے قریب جوانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، یہ اس سے بھی زیادہ ہیں لیکن جو میرے پاس Figures ہیں وہ 2200 پولیس کے شہداء ہیں، میں یہ کہنا چاہوں گی کہ خدا کے لئے اس صوبے کی مثالی پولیس میں یہ دوہرا معیار ختم کریں، ان کو وہی مراعات، وہی شہداء پیکیج جو وہاں پر ہے، میں یہ بتانا ضرور سمجھوں گی کہ پنجاب کا جب میں نے مقابلہ کیا، وہاں پر ان کو تقریباً بیس ہزار روپے مہینے کا کھانے کا الاؤنس ملتا ہے۔ اچھا، اب اس میں یہ بات میں کروں گی کہ ان کی تنخواہیں، کیونکہ میں Figures سے بات کر رہی ہوں، یہ کوئسچنز آ رہے، میں آپ کو تفصیل سے بتا رہی ہوں-----

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: یہ کوئسچنز آ رہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب، میں آپ کو تفصیل سے بتا رہی ہوں-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: ہمیں پتہ ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جب آپ کو پتہ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ بے حس ہے، اگر پتہ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ گورنمنٹ بے حس ہے، مجھے اور کچھ نہیں کہنا ہے، صرف اس کوئسچن پر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ پنجاب پولیس کے برابر ان کی تمام مراعات بھی کی جائیں کیونکہ یہ ہماری فرنٹ لائن پر لڑے ہیں، انہوں نے قربانیاں دی ہیں، ان کے بچے یتیم ہوئے ہیں، ان کی بیویاں بیوہ ہوئی ہیں، ان کی ماؤں کی گودیں اجڑ گئی ہیں، ان کے والدین کی گودیں اجڑ گئی ہیں، مہربانی کر کے اپنے آپ کو دیکھ کر سوچیں کہ ایک پولیس

والے کے گھر میں اگر راشن نہیں ہوگا اور پھر اس کے گھر کا کرایہ کتنا ہوگا، میری تو اور کوئی بات نہیں ہے، میں اپنی پولیس کے لئے ہمیشہ کھڑی رہوں گی اور سینہ سپر ہو کر کھڑی رہوں گی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

وزیر محنت وثقافت: جناب عالیٰ، No doubt کہ ہماری پولیس بہادر بھی ہے اور قربانیوں والی پولیس ہے، اس کے لئے آپ کو پتہ ہے ایک کمیٹی Already بن چکی ہے جو پولیس کے اندر اصلاحات، پولیس کے لئے مراعات جو انہوں نے بات کی، یہ بالکل جائز ہے کہ Twenty four hours ان کی ڈیوٹی ہوتی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ان کو ایک مقررہ ٹائم تک لے کر آئیں کہ یہ ان کی ڈیوٹی آورز ہیں، کیونکہ ہماری پولیس فورس تعداد میں بھی کم ہے، وہ تو ایک الگ ایشو ہے لیکن انہوں نے جو پیکیج کی بات کی، بالکل یہ ساری چیزیں اس کمیٹی کے اندر جس کا شہرام خان چیئرمین ہیں، میں اس کا ممبر ہوں، وہ ساری چیزیں ہم اس کے اندر لا رہے ہیں اور چونکہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر یہ پیکیج بنتا ہے، یہ جو قوانین بنتے ہیں، جو اصلاحات لائی جاتی ہیں، اس میں آئی جی صاحب خود ہوتے ہیں، اگر آئی جی صاحب نہیں ہوتے تو Not less than DIG یہ اس کمیٹی کے ممبران ہوتے ہیں، اس پر ہماری کافی بحث بھی ہو چکی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اپنی پولیس کو Well equipped کریں، اچھی تربیت دیں، ان کی مشاورت سے آگے بڑھیں، ہم اپنے وسائل اور Resources کو دیکھ کر ان کے لئے جو کچھ بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ ہمارے جو شہداء ہیں، جنہوں نے اس دیس کے لئے، اس صوبے کے لئے اپنی جانیں قربان کی ہیں اور کرتے ہیں، ان کی اہمیت سب سے زیادہ ہے، ان کے جو ورثاء ہیں، ان کے جو بچے ہیں، وہ ہمارے لئے بہت اہم ہیں لیکن یہ پیکیج جو ہے، یہ ان کے ساتھ مل کر بنایا جاتا ہے، ان شاء اللہ ہم دوبارہ مشاورت کرینگے، Already وہ کمیٹی بنی ہے، اس کمیٹی میں یہ ساری چیزیں ہم دیکھ رہے ہیں، ہم بہتر سے بہتر پیکیج دیں گے کیونکہ یہی پولیس تھی جنہوں نے جب خیبر پختونخوا میں دہشت گردی عروج پر تھی، یہی لوگ سینہ تھان کر کھڑے ہوئے تھے، اب یہ اور بدقسمتی تھی کہ اس دور کی حکومت نے ایسی جیکٹس لے کر دیں کہ وہ بیچارے جب سامنے آتے تھے تو وہ بلاسٹ ہو جاتی تھیں، یہ ایک بدقسمتی تھی کہ دو نمبر یا تین نمبر جو جیکٹس ہوتی تھیں وہ خریدی گئیں، ایسی پولیس کے لئے جو بہادر پولیس جو اپنے آپ کو ہمیشہ فرنٹ لائن پر رکھتی ہے، اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کرتی رہی، ان کی قربانیوں کو ہم سلوٹ پیش کرتے ہیں، ان شہداء کو ہم سلوٹ پیش کرتے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ پوری کوشش ہوگی کہ ان کا پیکیج بھی بہتر ہو، ان کے لئے جو ڈیوٹی آورز ہیں وہ بھی Mention ہوں اور ان کو زیادہ سے زیادہ Facilitate کیا جائے۔ میں میڈم نگہت کا شکریہ ادا کروں گا

کہ یہ Important issue تھا،اس پر ہم سب متفق ہیں،اس میں کوئی دورائے نہیں ہے،ان شاء اللہ تعالیٰ جو بھی ہو گا ہم کریں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Question No. 13766, janab Mir Kalam Sahib.

* 13766 _ جناب میر کلام خان: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع وزیرستان میں محکمہ ہذا میں سال 2015ء سے 2017ء تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں کل کتنے افراد کس قانون اور کن کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں،ان تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستوں،شناختی کارڈ،ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈر، موجودہ پوسٹنگ آرڈر اور اخباری اشتہارات کی نقول بمعہ ان کے کیڈر، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ شمالی وزیرستان میں 2015ء سے 2017ء تک مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں، چونکہ بھرتیوں میں بے ضابطگیوں کی شکایات موصول ہوئی تھیں اس لئے ان بھرتیوں کو غیر قانونی قرار دے کر منسوخ کر دیا گیا۔

(ب) چونکہ یہ بھرتیاں منسوخ کر دی گئی تھیں اس لئے ریکارڈ کو مزید کارروائی کے لئے محکمہ انسداد بدعنوانی کے حوالے کر دیا گیا۔ ایک کلرک مسٹر امجد کو پہلے ہی سے ملازمت سے برخاست کر دیا گیا ہے، چونکہ شکایات موصول ہوئی تھیں،اس لئے بھرتی کے عمل پر جنرل پابندی عائد کر دی گئی تھی جس کو اب ختم کر دیا گیا ہے۔ ڈی ایچ او اور ایم ایس کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تمام خالی آسامیوں کی تفصیلات جمع کرائیں تاکہ انہیں تمام ضابطہ اخلاق کی پابندی اور شفاف طریقے سے پر کیا جا سکے۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، میرا کوسچن ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ہے۔ محکمہ نے جواب دیا ہے لیکن اس میں Confusion یہ ہے کہ ایک طرف اس جواب میں بتایا جا رہا ہے کہ 2015ء اور 2017ء کے درمیان بھرتیاں کی گئی ہیں، دوسری طرف اس کوسچن کے جواب میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ ان ساری بھرتیوں کو منسوخ کیا گیا ہے۔ میں نے اس کی مکمل تفصیل مانگی ہے لیکن اس کے ساتھ کوئی ڈیٹیل نہیں ہے، اگر منسوخ بھی کیا ہے تو دو سال کی وہ 2015ء سے 2017ء تک اور آج 2022ء ہے، اس کے درمیان میں تقریباً پانچ سال کا وقفہ ہے، اس کے جواب میں لکھا ہے کہ اسی دوران

میں ہم نے بھرتیاں کی ہیں لیکن تمام بھرتیوں کو ہم نے منسوخ کر دیا ہے، اب اس مارچ کے تین تاریخ کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے کہ اس میں پھر نئی بھرتیاں کی جائیں، میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ اس کو کسچن کو کمیٹی میں اس لئے بھیجا جائے کہ اس میں تو پراسیس چل رہا ہے، اس میں ڈی ایچ او اور ایم ایس سے میں نے ڈیٹا مانگا ہے، دوسرا کوسچن بھی ہم اس درمیان میں نہیں لا سکتے، اس کو اگر کمیٹی میں بھیجا جائے تو اس میں ہمیں ڈیٹیل معلومات فراہم ہو جائیں گی کہ کہاں تک یہ پراسیس پہنچ گیا؟ اس درمیان میں منسٹر صاحب سے میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ اگر کمیٹی میں یہ کوسچن چلا جائے تو اس کی تفصیل اور اس کا جو آئندہ کا لائحہ عمل ہو گا اس سے ہم بھی باخبر رہیں گے، تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی سپلیمنٹری، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہاں پر آج ہیلتھ منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں، میں ان سے وہی ضم اضلاع کے بارے میں چونکہ زیادہ تر ہماری تشویش ہوتی ہے کہ اس میں جو 481 نرسز کا جو معاملہ تھا، اس میں انہوں نے کچھ ایسے علاقوں سے بھی لوگ بھرتی کئے ہیں جو Merged area میں نہیں آتے تھے، اس پر بڑا ہنگامہ ہوا، پھر میں نے منسٹر صاحب کو ایک Suggestion دی کہ کچھ لوگ وہ چونکہ کسی اور محکموں میں چلے گئے، جو دل برداشتہ ہو گئے، یہ 2020ء کا مسئلہ ہے، اب ہم بہت آسانی کے ساتھ اس کو Solve کر سکتے ہیں، اگر ہماری Well ہو، اگر Well نہیں ہے تو پھر کچھ بھی نہیں ہے، اگر ہماری Well یہ کہتی ہے کہ ان میں سے جو بھرتی ہو گئے ہیں، جن کو لیٹرز مل گئے ہیں، ان کو فوراً ڈیوٹی پر بلایا جائے، جو 120 آسامیاں رہتی ہیں وہ Purely آپ Merged area کو دے کر ان کی شکایات کو دور کر دیں، ہمارے پاس سات Merged areas ہیں، سات Merged areas میں اگر اس کو تقسیم کر دیں گے، ان کی ایک Hope پیدا ہو جائے گی لیکن جو ہو چکی ہیں، ان کو تو آپ ڈیوٹی پر بلائیں، ان کو آپ Appointment letter issue کریں کیونکہ ان میں اتنی بے چینی پائی جاتی ہے کہ خدا کی قسم جب بھی میں اپنی کوئی فیس بک پوسٹ دیکھتی ہوں تو لکھا ہوتا ہے کہ ہمارا کیا ہوا؟ یقین کریں کہ مجھے رونا آجاتا ہے کہ میں کیا کروں؟ میں تو منسٹر صاحب کی منتیں بھی کر کے تھک چکی ہوں، میں تو ان کے پاؤں پڑنے پر بھی تیار ہوں کہ خدا کے لئے ان Merged area کے عوام کے لئے اگر مجھے کسی کے سامنے جھکنا بھی پڑا، تو اللہ کی ذات کے بعد میں اس کے سامنے جھکوں گی، اس لئے کہ یہ ہمارے عوام ہیں، عوام کو ریلیف دینا یہ ہم لوگوں کا کام ہے، ہم اسی لئے یہاں پر آتے ہیں کہ ہم عوام کی آواز اٹھائیں، ان

بیچاری جو 481 نرسز ہیں، ان لوگوں کے لئے منسٹر صاحب نے، اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دیکھیں آپ کی کرسی ایک ایسی کرسی ہے، یہ تو بیوروکریسی نہیں مانتی یا ہمارے منسٹر نہیں مانتے لیکن ہم اپوزیشن کے لوگ اس کرسی کو مانتے ہیں، ہم نے یہاں پر وقت گزارا ہے، ہم نے یہاں پر سپیکروں کو دیکھا ہے، ان کے Behavior کو دیکھا ہے، ان کے Attitude کو دیکھا ہے کہ وہ جب ایک Ruling دیتے تھے، مجھے ابھی تک بخت جہاں صاحب یاد ہے، میں ان کو سلوٹ کرتی ہوں کہ ایک سیکرٹری ہیلتھ نے ان کو بہانہ کیا کہ میں میٹنگ میں ہوں، یقین کریں جب اس نے دوبارہ کہا تو تیسری دفعہ جب اس نے کہا، اس نے کہا کہ گیٹ بند کر دیں، یہ سیکرٹری ہیلتھ یہاں چھ مہینے کے لئے Ban ہو گا، وہ جرگہ لیکر آیا، وہ سب کچھ اس نے کوشش کی کہ سپیکر صاحب مان جائیں، یہاں تو آپ کی کرسی سے یہ اناؤنسمنٹ ہوا تھا کہ بیک گراؤنڈ اگر کسی کی اچھی ہو تو اس کو بیان کیا جائے، اگر آپ کی اچھائیاں ہوں گی تو Next time پتہ نہیں ہم ہوں گے یا نہیں ہوں گے لیکن ہم آپ کی بھی تعریف کریں گے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ کی سپلیمنٹری آ گئی ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، آپ کی اس کرسی سے مشتاق غنی صاحب نے Ruling دی تھی کہ بیس دن کے اندر اندر اس کی رپورٹ دی جائے، آج آپ بتائیں، دسمبر کہاں اور آج مارچ کہاں؟ اس کی رپورٹ ابھی تک نہیں آئی ہے، یہ میرا سپلیمنٹری کوئسچن تھا۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Concerned Minister, to respond.

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت)</u>: جناب سپیکر، ان دونوں سوالوں میں ایک Common threat ہے، جہاں تک میر کلام صاحب کی بات ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر کمیٹی میں بھیجنا ہے بالکل بھیج دیں، میرا Constant challenge یہ ہے کہ جہاں پر ریکروٹمنٹ ہو رہی ہو، وہ ایسے طریقے سے ہو کہ ان پر کوئی انگلی نہ اٹھائے، اسی لئے کبھی ہمارا جواب Late print ہو جاتا ہے اور آ جاتا ہے کیونکہ میں ان کو کہتا ہوں کہ جو بھی جواب آئے گا وہ Clear ہو گا، اس میں انفارمیشن وہ ہو گی جو سوال کا Answer کر رہی ہے لیکن کمیٹی میں ضرور پوچھیئے گا کہ کہاں کہاں سے ریکروٹمنٹ میں پریشر آتا ہے، کون اس ٹھیک پراسیس کو غلط کرتا ہے، کیا ایسا تو نہیں کہ ہم خود غلط کرتے ہیں اور پھر خود کہتے ہیں کہ کیوں غلط ہو گیا؟ وہ انفارمیشن وہاں پر دی، میں بڑا خوش ہوں کہ وہاں پر ایکشن لیا گیا اور میں نے خود ہی قبائلی اضلاع میں افسوس کے ساتھ ریکروٹمنٹ پر Ban رکھا تھا، ابھی ابھی میں نے سیکرٹری ہیلتھ کو اور ڈی ایچ او کو کہا ہے کہ جو بھی ریکروٹمنٹ ہو گی، آپ ذمہ دار ہیں، آپ کی Responsibility ہے، آپ نے صحیح طریقے سے

کرنی ہیں۔ جہاں تک اے آئی پی نرسز کی بات ہے تو کل نرسز کی یونین میرے پاس آئی، میں نے ان سے کہا کہ ذرا بتائیں آپ لوگوں میں سے ملاکنڈ ڈویژن کی کتنی ہیں؟ جن میں ساٹھ فیصد سوات کی تھیں، باقی بونیر، شانگلہ، باجوڑ اور کوئی بارہ چودہ لوگ نوشہرہ کے تھے جو ملاکنڈ ڈویژن کے نہیں تھے۔ جو نگہت بی بی کہہ رہی ہیں وہ ٹھیک کہہ رہی ہیں لیکن اس وقت ہمارے قبائلی اضلاع کے بھائیوں اور بہنوں کو بھی یاد ہونا چاہیئے کہ ایسی چیز کو Politicize نہیں کرنا چاہیئے، ہمارے اپوزیشن کے ایم پی ایز کو بھی یاد رکھنا چاہیئے کیونکہ اس میں ناانصافی نہیں ہوئی تھی لیکن آج قبائلی اضلاع کے لوگ Suffer کر رہے ہیں کیونکہ جہاں پر چار سو، پانچ سو نرسز ہو سکتی تھیں وہ آج نہیں ہیں۔ میرے ہاتھ تب تک بندھے ہوئے ہیں جب تک وہ رپورٹ نہ آئے، میں نے کل ہی دوبارہ ریکویسٹ کی تھی کہ وہ رپورٹ جلد سے جلد شائع کریں تاکہ ہم اس کا Solution لے آئیں لیکن اگر کوئی اس کو لے گیا تو یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے Protest کیا اور اس کی قیمت قبائلی اضلاع کے لوگ دے رہے ہیں۔ جیسے وہ رپورٹ آئے گی، ہم اس پر ایکشن لیں گے اور جو آپ نے کہا اور جو نگہت بی بی نے کہا، Ultimately کیوں ہاؤس کمزور کیوں ہوتا ہے؟ کیونکہ جب ہم اس ٹائپ کے کھیل کھیلتے ہیں، ہم اس ہاؤس کو کمزور کر رہے ہیں، بیوروکریسی کو Strengthen کر رہے ہیں، پھر ہمیں وہ Complaint بھی نہیں کرنی چاہیئے، جیسے ہی رپورٹ آئے گی، اس کے بعد ہم ایکشن لیں گے، انہوں نے مجھے کہا ہے کہ اس ہفتے یا اگلے ہفتے آ جائے گی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ممبر صاحب نے جو ریکویسٹ کی ہے، میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کیس Already اینٹی کرپشن کے پاس ہے، جب ان کی Findings آ جائیں، اگر ان Findings سے آپ مطمئن نہ ہوں تو منسٹر صاحب اور آپ اس کو ڈسکس کر لیں گے۔ کوئسچن نمبر 13855، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 13855 _ <u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صحت کارڈ کے ذریعے جن بیماریوں کا علاج کیا جا رہا ہے، ان کے علاج کے لئے وضع کردہ طریقہ کار کی وضاحت کی جائے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے صحت کارڈ کا دائرہ کار وسیع کرتے ہوئے اس میں جگر، Bone marrow transplant اور تھیلیسیمیا سمیت بعض دیگر بیماریوں کا علاج بھی شامل کرایا ہے؛

(ج) اب تک صحت کارڈ کے ذریعے علاج کی سہولیات سے مستفید ہونے والے افراد کی ضلع وار تعداد بشمول Merged اضلاع کیا ہے، ہر ضلع میں صحت کارڈ کے ذریعے علاج پر ہونے والے اخراجات کی ضلع وار مالیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت)</u>: (الف) ہسپتال میں داخل ہونے کی صورت میں تمام بیماریوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ داخلے کے لئے درج ذیل طریقہ کار اپنایا جاتا ہے۔

(1) NIC/Form-B رجسٹریشن درکار ہے۔

(2) داخلے کسی بھی فہرست میں شامل شدہ ہسپتال میں کئے جا سکتے ہیں۔

(3) ایمرجنسی میں بطور داخل شدہ مریضوں کے طور پر خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔

(4) تفصیلات SHPI کی ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ صحت کارڈ میں فی الحال صرف جگر کی پیوندکاری شامل کی گئی ہے جبکہ Bone marrow transplant اور تھیلیسیمیا کی صحت کارڈ میں شمولیت زیر غور ہے۔

(ج) 16-2015ء میں اس پروگرام کے آغاز سے لے کر فروری 2022ء تک 9 لاکھ 55 ہزار سے زائد مریضوں نے علاج کروایا اور تقریباً 20 بلین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ اس سروس کو 100 فیصد آبادی تک پہنچانے کے بعد اس کے استعمال میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔

22-2021ء میں تقریباً 6.1 فیصد خاندانوں نے اس سروس کا استعمال کیا ہے۔ (ڈویژن وائز، ضلع وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) ۔ ہر ماہ گزرنے کے ساتھ ساتھ اس سہولت سے استفادہ کرنے والے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے جبکہ فروری 2022ء میں داخلوں کی تعداد میں اضافہ نظر آیا ہے جو کہ 67 ہزار 829 کے لگ بھگ ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، صحت انصاف کارڈ کے حوالے سے سوال ہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی تو میں ایک بات کو Appreciate کرنا چاہتی ہوں کہ گورنمنٹ کا ایک بڑا ہی خوش آئند پراجیکٹ ہے، صحت انصاف کارڈ جس سے عوام کافی حد تک مستفید ہو رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں ایک ویب سائٹ کا حوالہ دیا گیا ہے، SHPI کا کہ آپ مزید تفصیلات کو Search کرنے کے لئے اس ویب سائٹ کو Visit کریں لیکن میرا یہ خیال ہے کہ صحت انصاف کارڈ کے حوالے سے جو

انفارمیشن ہے وہ ویب سائٹ کے بجائے اگر عام ذرائع سے لوگوں تک پہنچائی جائیں تو وہ زیادہ بہتر ہوگا۔ دوسرا جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ جگر اور Bone marrow transplant اور تھیلیسمیا کو ابھی تک صحت انصاف کارڈ Cover نہیں کر رہا، میری منسٹر صاحب سے یہ بھی ایک ریکویسٹ ہوگی کہ اگر اس کو بھی اس میں ڈال دیا جائے تو یہ اہم بیماریاں ہیں، جس سے آسانی ہو جائے گی۔ تیسری ایک اہم بات، وہ یہ ہے کہ ہاسپیٹلز میں جو Patients admit ہوتے ہیں، وہی لوگ صحت انصاف کارڈ سے مستفید ہو سکتے ہیں، میری ایک ریکویسٹ یہ ہے کہ اگر اس کو اوپی ڈی تک لے جایا جائے تو یہ Grass root level کے جن عوام کو آپ مستفید کرانا چاہتے ہیں ان میں شوگر، بلڈ پریشر اور اس طرح کی بیماریاں ہیں جن کی دوائیاں بہت زیادہ مہنگی ہیں، وہ لوگ اگر اس سے Cover ہو جائیں تو یہ ایک بہتر طریقہ ہوگا۔ تیسری اہم بات یہ ہے کہ یہ تو اس وقت کی گورنمنٹ کا Start کیا گیا پراجیکٹ ہے لیکن اگر اس کے لئے باقاعدہ قانون سازی ہو جائے، ایسا نہ ہو کہ کل یہ گورنمنٹ نہ ہو اور یہ ختم ہو جائے۔ چوتھی اہم بات یہ ہے کہ اس پراجیکٹ کو Sustainable بنانے کے لئے بھی گورنمنٹ اس پر سوچے کہ آئندہ آنے والی گورنمنٹ کو اگر قانون سازی کرنی ہو تو آئندہ گورنمنٹ کو اس پراجیکٹ کو چلانے کے لئے آسانیاں دی جائیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری کوسچن، میڈم نگہت۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میری تو صرف ایک ہی ریکویسٹ تھی جو پہلے بھی میں کر چکی ہوں، آپ کی اس کرسی کی توسط سے وزیر صحت صاحب سے کہ جو Merged areas ہیں، ان کو پہلے بھی میں نے شاید آپ سے بلکہ یقیناً میں نے اس Floor پر بھی یہ بات کی ہے کہ Merged areas کے لوگ اس میں شامل نہیں ہیں، ایک Liver transplant میں اور دوسرا کسی بھی بیماری میں اگر Merged areas سے کوئی تعلق رکھتے ہیں تو ان کو صحت کارڈ میسر نہیں ہے۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اگر ایک شخص کا Kidney transplant ہوتا ہے تو ایک مریض ہاسپیٹل میں داخل ہے، اس کے پاس وہ دس لاکھ روپے کم ہو جاتے ہیں، وہاں پر ان کو اور بھی رہنا پڑتا ہے، اس کے لئے وہ پھر کہتے ہیں کہ جی آپ یہاں سے نکلیں، پھر اس کے اوپر پرائیویٹ چارجز لگنا شروع کر دیتے ہیں۔ جیسے ایم آر آئی میں ایک کیس میرے سامنے آیا، اس لئے میں نے یہ کوسچن اٹھایا ہے۔ میری صرف یہی ریکویسٹ ہے کہ اس کا کیا Solution ہوگا کہ اگر ایک بندہ مرد ہو یا عورت ہو، اگر کوئی ٹرانسپلانٹ کرے تو وہ اگر کوئی پرائیویٹ ایم آر آئی ہو یا جس ہاسپیٹل میں ایم آر آئی ہے اس میں اگر داخل

ہے،اس میں اس سے ابھی پانچ لاکھ 50ہزار یا60ہزار روپے، چونکہ وہ دس لاکھ روپے والا صحت کارڈ ختم ہو گیا ہے،اس سے مانگ رہے ہیں تو اس کے لئے کیا طریقہ ہو گا؟ کیونکہ وہ غریب لوگ ہیں اور وہ Afford نہیں کر سکتے ہیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی تیمور سلیم جھگڑا صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، ایک تو حمیرا خاتون، ایم پی اے صاحبہ نے جو اتنے Positive انداز میں Feedback بھی دیا اور کوئسچن بھی پوچھا،اس Landmark project کی تعریف بھی کی، میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، نگہت بی بی کے Feedback کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، تھوڑی سی ہنسی بھی آتی ہے، میرے حلقے کا ایک ووٹر چونکہ ہمارا حلقہ ملتا جلتا ہے،ایک وقت میں میرا کچھ حلقہ آپ کے پاس تھا، بلکہ اس کو تو آپ جانتے ہیں، وہ ایک دن آیا اور مجھے کہا کہ بڑی تکلیف ہے، میں نے کہا کہ کیا تکلیف ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہسپتال میں سات بجے کے بعد صحت کارڈ کا کاؤنٹر کھلا ہی نہیں ہوتا، میں نے کہا کہ آج سے ایک سال پہلے کاؤنٹر بھی تھا کہ نہیں؟ وہ کہتا ہے نہیں، یہ آپ دیکھیں ہم آپ کو کہاں سے کہاں تک لے گئے؟ اب میں اپوزیشن کو بھی یہ کہتا ہوں کہ دیکھیں ہم کہاں سے کہاں آ گئے، ہماری ڈیبیٹ کہاں سے کہاں چلی گئی؟ یہ وہ تبدیلی ہے جو عمران خان صاحب پاکستان میں لا رہے ہیں۔ (تالیاں) تین چار چیزوں پر Comments کروں گا۔ حمیرا خاتون صاحبہ نے قانون کی بات کی، اب دیکھیں یہ باتیں ہمیں کرنی چاہیئے، کتنی خوش آئند بات ہے اور کتنی اچھی ہماری گورنمنٹ کی کارکردگی ہو رہی کہ اپوزیشن کہہ رہی ہے کہ مجھے ڈر ہے اگر آپ چلے جائیں تو شاید جو ہمارا آنے والا طبقہ ہے وہ اس کو Continue نہ رکھ سکے۔ میں حمیرا خاتون صاحبہ کو کہوں گا کہ آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ایک تو ان شاء اللہ ہم کہیں نہیں جا رہے ہیں، دوسری چیز یہ کہ اس قانون کا Draft ready ہے،اس کا ایک Draft میں نے کچھ ترامیم کے لئے واپس کر دیا تھا، وہ ابھی Law کے پاس ہے، ان شاء اللہ کوشش کریں گے کہ اسی مالی سال کے اندر وہ قانون سازی ہو جائے، میرے خیال میں اگر وہ قانون سازی نہ بھی ہو، جب آپ اچھا کام کرتے ہیں، پبلک کی Expectation اٹھاتے ہیں تو اس کو Reverse کرنا ناممکن ہوتا ہے، قانون سازی ہم کریں گے تاکہ وہ قانوناً بھی Impossible ہو جائے۔ دوسری چیز میں پورے ہاؤس کو یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ ایک Correction میں کروں گا کہ Liver transplant نہ صرف Include ہو گیا ہے جس میں 50 لاکھ تک کا علاج اور ایک سال کی میڈیسن کی Coverage پاکستان کے بہترین

ہاسپیٹلز میں، (تالیاں) جہاں جہاں بھی Liver transplant ہوتا ہے، لاہور کا PKLI Institute، اسلام آباد کا قائد اعظم ہاسپیٹل اور اسلام آباد میں الشفاء ہاسپیٹل، ان تینوں کے ساتھ Arrangements in place ہیں، ان شاءاللہ آگے ہمارا اپنا بھی لیور انسٹی ٹیوٹ کھلے گا لیکن آپ دیکھیں، ہم خیبر پختونخوا کے شہریوں کو پورے پاکستان میں موقع دے رہے ہیں، آج سے شاید ابھی چوتھا پانچواں کیس ہے جس میں تین Successful operations ہوئے ہیں، ایک Patient بونیر سے تھا، ایک شاید پشاور سے تھا، ایک بنوں سے تھا، آپ سوچیں کہ پچاس، ساٹھ لاکھ کون Afford کر سکتا ہے، Kidney transplant بھی Included ہے اور وہاں بھی دس لاکھ کی Limit count نہیں کرتی، نومبر سے جو 64 آپریشنز ہوئے ہیں وہ Kidney transplant کے ہو چکے ہیں، باقی جو Bone marrow transplant ہے، چیف منسٹر صاحب نے ہدایت دی ہے، ہم ضرور کوشش کریں گے کہ ان کو Include کریں، ان کے لئے ہمیں اپنا Behavior تھوڑا سا Change کرنا اور اپنی ترجیح نئے ہسپتالوں سے Change کر کے پیسے ہم یہاں پر Invest کریں، اس پر لگا نا ہوں گے اور ساتھ جو ہم نے ہسپتال بنائے ہیں، اس لئے ہمارے سب سے بڑے پراجیکٹس اپنے Existing hospitals کا Revamp ہیں، ایم ٹی آئی سے لے کر بی ایچ یو تک ان سب کو وہ پیسے جا رہے ہیں، یہ تقریباً تینوں چیزوں کا جواب ہو گیا۔ جناب سپیکر، میں ایک اور بھی چیز یہاں پر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی Recognize کرنا چاہوں گا۔ اگر آپ دیکھیں، صرف ویب سائٹ پر نہیں، وہ ساری انفارمیشن ہم ہر مہینے کی Project بھی کرتے ہیں، اگر حمیرا خاتون بی بی جواب میں دیکھیں تو کل خود میں نے ان کو کہا تھا کہ یہ ساری انفارمیشن جو آپ کو بتاتا ہے کہ کتنی زیادہ Usage ہو گئی ہے، کہاں پر کتنی Usage ہو گئی ہے؟ ایک چیز میں آپ کو بتا دوں، جو سب سے پسماندہ اضلاع ہیں وہاں پر Usage سب سے زیادہ ہوئی، اگر بنوں کے باشندے ہیں وہ بنوں میں بھی استعمال کر رہے ہیں، پشاور میں بھی استعمال کر رہے ہیں، اگر قبائلی اضلاع کے باشندے ہیں، وہ بھی پورے خیبر پختونخوا میں، ڈیرہ اسماعیل خان کے لوگ ہیں وہ پشاور میں بھی استعمال کر رہے ہیں، ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی کر رہے ہیں، ملتان اور اسلام آباد میں بھی کر رہے ہیں۔ جہاں تک قبائلی اضلاع کے پیکج کی بات ہے، وہ Commitment ہم نے Already کی ہوئی ہے، اس کی ہم صرف Modality فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ Finalize کر رہے ہیں، وہ جیسے ہی Finalize ہو جائے گی وہ ان شاءاللہ خیبر پختونخوا کے پیکج میں شامل ہو جائیں گے۔ ابھی بھی ان کے پیکج میں اور ہمارے پیکج میں

پانچ یا دس فیصد کا ہی فرق ہے، فیڈرل گورنمنٹ نے اپنا پیکیج بہتر کر دیا ہے لیکن وہ Contract negotiationsضروری ہیں، وہ جیسے ہی ہو جائیں ان شاء اللہ ان کو ہم شامل کر دیں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you.

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب، اگر منسٹر صاحب اوپی ڈی کا بھی بتا دیں کہ اس کو یہ Cover کرنے کی کوشش کریں گے کہ نہیں؟ دوسرا یہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: طفیل انجم صاحب، اپنا موبائل بند کریں۔

محترمہ حمیرا خاتون: دوسرا یہ کہ منسٹر صاحب اس۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: طفیل انجم صاحب، آپ موبائل پر بات نہ کریں۔

محترمہ حمیرا خاتون: دوسرا یہ کہ اس کو منسٹر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: طفیل انجم سے موبائل لے لیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: دوسری بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب اس کو سیاسی طور پر نہ لے کر جائیں کہ آئندہ کے لئے ہم ہی ہوں گے یا آپ ہوں گے، یہ تو آنے والا وقت بتائے گا لیکن اس وقت اس اوپی ڈی کی بات اگر منسٹر صاحب پلیز بتا دیں تو اچھا ہو گا۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، آج نگہت بی بی کو بھی ہنسی آ رہی ہے، مجھے یاد ہے، میں نے ایسے ہی کوئی بات کی تھی تو مجھے درانی صاحب نے لیکچر دیا تھا کہ اس ہال میں ہم سیاست نہیں کریں گے تو کیا کریں گے، سیاست ہم نہیں کر رہے ہیں لیکن میرے خیال میں میں یہی کہہ رہا ہوں کہ جو تبدیلی ہم لانا چاہ رہے تھے، وہ قوم کو دکھانا چاہ رہے تھے، یہ ہمارے لئے فخر کی بات ہے کہ اپوزیشن کہہ رہی ہے کہ یہ پراجیکٹ سیاست سے بالاتر ہے، میں چاہوں گا کہ ساری ٹریژری حمیرا خاتون کے اس Comment کو داد دے (تالیاں) جناب سپیکر، اوپی ڈی میں ان کو میں Invite بھی کروں گا کہ آئیں، کیونکہ ان کی Interest ہے، ان کو ہم پراجیکٹ کی ڈیٹیل سمجھائیں گے اور اوپی ڈی ہمارے لئے ایک چیلنج ہے لیکن میں آپ کو چیلنج بتانا چاہتا ہوں، وہ چیلنج یہ ہے کہ آپ کی اوپی ڈی ہمیشہ سے Insurance cost سے Cover کرتی ہے جو کہ 100 میں سے دو یا تین یا چار لوگوں کو Bear کرنا پڑتا ہے، آپ ہر بندے کا ایک چھوٹا سا Premium لیتے ہیں لیکن وہ خرچ کچھ لوگوں پر کرنا پڑتا ہے، اس لئے جو High cost کی بیماریاں ہیں لیکن کچھ لوگوں کو ہوتی

ہیں جو کہ لوگوں کی اپنی معاشی حالت تباہ کر دے گی وہ Cover کرنا سب سے پہلے ضروری ہیں کیونکہ ڈسپرین لینا، پیناڈول لینا کچھ نارمل بیماری کی دوائی لینا، ٹھیک ہے ہم سب خوش ہوں گے کہ اگر ہم پانچ سو یا ہزار روپے جیب سے خرچ نہ کریں لیکن سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ جب دس لاکھ، پچاس لاکھ، پانچ لاکھ کا خرچہ ہو، اس کا بندوبست ہو، اب اوپی ڈی لانے کے لئے اگر ہم نے Calculation کی کہ اگر ہم اوپی ڈی اس میں شامل کر دیں تو اس پراجیکٹ کی Cost بھی بیس ارب سے کوئی دو سو، تین سو ارب سال کی ہو جائے گی، وہ تو ہو ہی نہیں سکتا، اس کا ایک حل نکالنا تھا، اس پر بھی بڑا ایڈوانس کام ہوا ہے، یہ یاد رکھیں کہ پاکستان واحد ملک ہے، اس کا کریڈٹ آپ کے صوبے کو جاتا ہے کیونکہ یہ پروگرام یہاں پر Conceive ہوا تھا، یہاں پر Pilot ہوا تھا، یہاں پر Scale up ہوا تھا، پھر باقی پاکستان میں گیا، اوپی ڈی شامل کرنے کے لئے ایک تھوڑا سا، چھوٹا سا Premium دینا ضروری ہے، دو چیزیں ہم ساتھ میں شامل کر رہے ہیں، اوپی ڈی پیکیج تقریباً Finalized ہے، اس کے لئے شاید دوبارہ سے ٹینڈر کرنا پڑے گا، ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس کی ضرورت ہے یا نہیں؟ لیکن اوپی ڈی پیکیج ہم سب سے پہلے سرکاری ملازمین کو Offer کریں گے، ساتھ میں جنرل پبلک کو Offer کریں گے، ان میں ان کو ایک چھوٹا سا Monthly premium دینا پڑے گا جس سے ان کی Coverage دس لاکھ سے لے کر Even ایک کروڑ روپے تک بڑھ جائیگی۔ پہلی چیز اس سے ساری بیماریاں Cover ہو جائیں گی اور دوسری چیز اس میں اوپی ڈی بھی Cover ہو جائے گی اور میڈیسن بھی Cover ہو جائے گی، اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے خیال میں 30 فیصد دوائی کی یا اوپی ڈی کی Cost جیب سے خرچ کرنا پڑے گی، 70 فیصد وہ پروگرام میں خرچ ہو گی، وہ اس لئے ضروری ہے، یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ ایک Serious discussion ہے، وہ اس لئے ضروری ہے کہ اگر آپ بالکل مفت پر رکھ دیں تو پھر اس میں غلط استعمال کا چانس بہت زیادہ ہو جاتا ہے، بلکہ یقین ہو جاتا ہے، یہ دنیا کا تجربہ ہے، ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ یہ اوپی ڈی ٹاپ آف پیکیج 2022ء میں Include ہو اور جو غریب اوپی ڈی Afford نہیں کر سکتے، ہم کوشش کر رہے ہیں کہ احساس پروگرام کے ساتھ ان کے لئے ایک سپیشل ٹاپ آف فنڈ ہو اور اس کا ایک میکنزم ہو کہ بغیر سفارش کے وہ غریب بندہ جس کے پاس بالکل پیسے نہیں ہیں، دس لاکھ سے زیادہ اس کو خرچہ Bear کرنا پڑ رہا ہے کہ وہ بغیر Top of bear کر رہیں، بہت بہت شکریہ۔

جنابِ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، یہ جو مسلسل آپ بات کر رہی ہیں، یہ جو Suggestions ہیں، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، اس میں ساری بیماریوں کو Cover کرنا مشکل ہے لیکن اگر سروے کیا جائے کہ جو بڑی بڑی بیماریاں ہیں، مثلاً شوگر ہے، بلڈ پریشر ہے، صرف ان بیماریوں کو او پی ڈی کے علاج میں ڈالا جائے تو میرے خیال میں آسانی ہو گی۔ شکریہ۔

جنابِ ڈپٹی سپیکر: تیمور صاحب، اگر ان کی Suggestion آپ نے سن لی ہو تو آپ اس پر عمل کریں، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 13868، جناب شکیل بشیر خان صاحب نے ریکویسٹ کی ہے، یہ کوئسچن میں Defer کرتا ہوں۔ جناب سردار حسین بابک، کوئسچن نمبر 13921، موجود نہیں ہیں۔ کوئسچن نمبر 13948، جناب سراج الدین، موجود نہیں ہیں۔ کوئسچن نمبر 14047، جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، موجود نہیں ہیں۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

14074 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے اے ڈی پی نمبر 190602 میں صفحہ نمبر 216 سیریل نمبر 1060 پر Special initiative for 100 days کے نام پر ایک پروگرام شروع کیا تھا جس کے لئے 6010.00 ملین روپے مختص کئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو یہ پروگرام اے ڈی پی 20-2019ء کا حصہ تھا، یہ رقم کن کن سیکٹرز میں کن کن مدات پر خرچ کی گئی، ضلع وائز خرچ شدہ رقم کی تفصیلات فراہم کی جائے؟

جنابِ محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) یہ درست ہے کہ اے ڈی پی برائے سال 20-2019 میں صفحہ نمبر 216 نمبر 190602 Special initiative for 100 days شامل تھا جس کے لئے 6010.00 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ب) یہ منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 20-2019ء میں شامل تھا تاہم اس منصوبے کے اکثر مقاصد کے حصول کے لئے دیگر منصوبوں میں گنجائش موجود تھی، اس لئے یہ منصوبہ متعلقہ فورم سے منظور نہیں ہوا۔

13921 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سول ہسپتال طوطالئی میں ڈاکٹروں کی کتنی آسامیاں موجود ہیں اور اس پر کتنے ڈاکٹر تعینات ہیں، اس کی تعداد بتائی جائے، نیز کیا حکومت کا مذکورہ ہسپتال کی اپ گریڈیشن کا کوئی ارادہ ہے، اگر ارادہ ہے تو اس ہسپتال کو کب تک اپ گریڈ کیا جائے گا، اگر اپ گریڈیشن کا ارادہ نہیں تو علاقہ خدوخیل کی پانچ یونین کونسلوں کا یہ واحد ہسپتال کس طرح عام لوگوں کو صحت کی سہولیات فراہم کرسکتی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) سول ہسپتال طوطالئی میں ڈاکٹروں کی کل دو آسامیاں موجود ہیں، دو ڈاکٹر تعینات ہیں، مزید یہ کہ متعلقہ ہسپتال کی کیٹیگری ڈی تک اپ گریڈیشن کی سمری پہلے سے ہی منظور رہے، جبکہ مذکورہ ہسپتال کی اپ گریڈیشن کا پی سی ون تیار ہے جس کو بہت جلد PDWP میں Process کیا جائے گا۔

13948 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر داخلہ وجیل خانہ جات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کے تحت ضلع باجوڑ میں تعینات سرکاری ملازمین کی سکیل وائز تعداد کتنی ہے؛

(ب) مذکورہ ضلع میں خالی آسامیوں کی سکیل وائز تعداد کیا ہے، نیز یہ آسامیاں کب سے کن وجوہات کی بناء پر خالی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) مالی سال 20-2019ء کی اے ڈی پی میں ضلع باجوڑ کے لئے مختص شدہ بجٹ میں پہلی ششماہی کے دوران کتنی رقم جاری کی گئی اور جاری شدہ رقم سے کتنی رقم خرچ کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تاج محمد خان (معاون خصوصی جیل خانہ جات): (الف) محکمہ جیل خانہ جات کے ماتحت ضلع باجوڑ میں دو سب جیلیں ہیں، ایک سب جیل باجوڑ خار میں واقع ہے، جبکہ دوسرا ناواگئی کے مقام پر ہے، مذکورہ دونوں جیلوں میں تعینات ملازمین کی سکیل وائز تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

نام آسامی	سکیل	منظور شدہ آسامیوں کی تعداد	موجودہ تعیناتی	تعداد خالی آسامی۔
ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل	17	1	0	1
اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل	16	1	1	0
کمپیوٹر آپریٹر	16	1	0	1

جونیئر ٹیکنیشن فارمیسی	12	2	2	0
جونیئر کلرک	11	1	1	0
چیف وارڈر	11	1	1	0
ہیڈ وارڈر	9	2	2	0
وارڈر	7	30	11	19
زنانہ وارڈر	7	02	0	02

(ب) خالی آسامیوں کی سکیل وائز تعداد کی تفصیل اوپر دی گئی ہے، مذکورہ آسامیوں پر بھرتی مجوزہ قواعد و ضوابط پورا ہونے کے بعد کی جائے گی۔

(ج) مالی سال 20-2019ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے جیل خانہ جات میں ضلع باجوڑ کے لئے کوئی ترقیاتی فنڈ مختص نہیں کیا گیا، تاہم Accelerated Implementation Program کے تحت نئے ضم شدہ اضلاع کے 15 سب جیلوں کے لئے مبلغ 817.590 ملین روپے لاگت کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس میں سب جیل خار اور سب جیل ناواگئی بھی شامل ہیں، اس پروگرام کے تحت ان 15 جیلوں کی تعمیر و مرمت کے ساتھ ساتھ ان کی سیکورٹی کے لئے اسلحہ اور دیگر سیکورٹی آلات بھی خریدے جائیں گے، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

District	Sub Jails	Cost.
Bajaur	Khar	68.277.
	Nawagai	20.517.

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: Leave applications: محترمہ آسیہ صالح خٹک صاحبہ، ایم پی اے، 18 مارچ، جناب عبدالکریم خان صاحب، معاون خصوصی، 18 مارچ، محترمہ ملیحہ اصغر خان صاحبہ، ایم پی اے، 18 مارچ، محترمہ عائشہ بانو صاحبہ، ایم پی اے 18 مارچ، جناب امجد علی صاحب، منسٹر، 18 مارچ، جناب محمد ریاض خان صاحب، مشیر، 18 تا 31 مارچ، سردار رنجیت سنگھ صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ، جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ، جناب فہیم احمد خان صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ، جناب ظہور شاکر صاحب، معاون خصوصی، 18 مارچ، جناب فضل الحکیم صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ، جناب عزیز اللہ خان صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ، جناب عبدالغفار صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ، جناب اکبر ایوب خان

صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ، نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ، جناب بابر سلیم صاحب، مشیر 18 مارچ، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے، 18 مارچ، محترمہ رابعہ بصری صاحبہ، ایم پی اے، 18 مارچ، جناب ارشد ایوب صاحب، منسٹر، 18 مارچ، جناب وقار احمد خان صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ، جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ، حاجی قلندر لودھی صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ، جناب محمد عارف صاحب، مشیر، 18 مارچ، محترمہ ساجدہ حنیف صاحبہ، ایم پی اے، 18 مارچ، جناب محب اللہ خان صاحب، منسٹر، 18 مارچ، جناب روی کمار صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ، سردار محمد یوسف زمان صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ، جناب محمد زبیر خان صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ، جناب شفیق شیر آفریدی صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ، مولانا ہدایت الرحمان صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ، مفتی عبید الرحمان صاحب، ایم پی اے، 18 مارچ۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

تحریک التواء

Mr. Deputy Speaker: Item No. 6, 'Adjournment Motions': Mr. Salahuddin, MPA, to please move his adjournment motion No. 411.

جناب صلاح الدین: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اسمبلی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دے دی جائے، وہ یہ کہ پشاور میں ٹریفک کی صورتحال بہت خراب ہے، شہر میں جگہ جگہ سڑکوں پر ٹریفک جام اور رش کی وجہ سے سڑکوں پر چلنا محال ہے، ہر چوک اور یوٹرن پر ٹریفک کی رکاوٹ سے عوام کو منٹوں کا فاصلہ گھنٹوں میں طے کرنا پڑتا ہے، ٹریفک پولیس کے پاس بھی کوئی موزوں حل نہیں ہے اور نہ کوئی پلان دکھائی دیتا ہے، مستقبل میں یہ مسئلہ مزید گھمبیر ہونے کا اندیشہ ہے، اس لئے میری اس تحریک کو قاعدہ 73 کے تحت تفصیلی بحث کے لئے منظور کیا جائے تاکہ اس مسئلے کے اسباب و انسداد پر بحث ہو۔ تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion No. 411, moved by the honourable Member, may be adopted for detailed discussion in the House, under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion.

توجہ دلاؤنوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: 'Call Attention Notices': Item No. 7. Ms. Humaira Khatoon, MPA, to please move her call attention notice No. 2273.

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ کورونا وباء کی وجہ سے تعلیمی اداروں کی بندش کے بعد گزشتہ ماہ جولائی سے تعلیمی اداروں کے مرحلہ وار کھولنے کے ساتھ ہی پشاور میں سٹیشنری کی بڑی مارکیٹوں قصہ خوانی بازار، چوک یادگار، ہشتنگری، پشاور کینٹ سمیت شہر بھر میں سٹیشنری سے وابستہ تاجروں نے درسی کتب، کاپیوں، سکول بیگز، یونیفارم اور سٹیشنری کی قیمتوں میں لگ بھگ پچاس فیصد تک اضافہ کر دیا ہے جبکہ پہلے سے عالمی وباء کی وجہ سے جہاں طلبہ و طالبات کا قیمتی وقت ضائع ہوا ہے اور والدین بھی معاشی مشکلات سے دوچار ہیں، ایسے میں درسی کتب، کاپیوں، سکول بیگز، یونیفارم اور سٹیشنری کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے طلبہ وطالبات کی مشکلات میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ حکومت اس مسئلے کا فوری نوٹس لے اور والدین سمیت طلبہ و طالبات کی مشکلات کا فوری ازالہ کرے تاکہ طلبہ و طالبات اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھ سکیں۔ یہ بہت پہلے کا جمع شدہ کال اٹنشن ہے، اس وجہ سے یہ مسئلہ تو ابھی بھی جاری ہے، لہذا اس پر سنجیدگی سے غور کیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): جناب سپیکر، بالکل انہوں نے خود ہی کہہ دیا کہ کافی پہلے کا کال اٹنشن ہے، اس کا جواب تھوڑا سا لیٹ آیا، یہ اس وقت کی بات ہے جب کورونا عروج پر تھا اور پوری دنیا کے اندر ایک Global restriction شروع ہوا تھا، اس کی وجہ سے یہ پرابلم تھا، یہاں بھی تھا، ابھی کافی حد تک یہ مسئلہ حل ہو چکا ہے کیونکہ ساری چیزیں نارمل ہو چکی ہیں، کورونا بھی اللہ کے فضل سے ختم ہو گیا، اب یہ ایشوز نہیں ہیں کیونکہ ساری مارکیٹیں کھلی ہیں، اس وقت تھوڑے سے ایشوز تھے، بالکل میں مانتا ہوں کہ یہ اس وقت کا ایشو تھا لیکن اب کافی حد تک یہ چیزیں ختم ہو گئی ہیں کیونکہ کورونا کی پابندیاں بھی ختم ہو گئی ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Malik Badshah Saleh, MPA, to please move his call attention notice No. 2296.

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک بادشاہ صالح صاحب نہیں ہیں تو یہ توجہ دلاؤ نوٹس Lapse ہو گیا۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پیشہ ورانہ حفاظت اور صحت مجریہ 2022ء کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No 8. Honorable Minister for Labour, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Occupational Safety and Health Bill, 2022, in the House. Shaukat Yousafzai Sahib

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Mr. Speaker, I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Occupational Safety and Health Bill, 2022, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اپرنٹس شپ مجریہ 2022ء کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9. Minister for Law and Parliamentary Affairs, on behalf of the honorable Chief Minister, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Apprenticeship Bill, 2022, in the House.

Mr. Fazal Shakoor Khan (Minister for Law): I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Apprenticeship Bill, 2022, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

خیبر پختونخوا کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 10. The honorable Minister for Finance, to please lay on the Table of the House, the reports of the Auditor General of Pakistan, on accounts of the Government of Khyber Pakhtunkhwa. Mr. Taimur Saleem Khan.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Finance): Sir, just give me one second, I would like to lay the audit reports for the year 2018-19, in the House.

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ پڑھیں جی۔

وزیر خزانہ: ہاں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تمام نمبرز، یہ آئٹمز آپ Read کریں۔

وزیر خزانہ: پورا پڑھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

Minister for Finance: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I wish to lay the following reports of the Auditor General of Pakistan on the accounts of Government of Khyber Pakhtunkhwa, for the year 2018-19, in the House:

(1) Appropriation Accounts for the year 2018-19.
(2) Financial Statements of the Government of Khyber Pakhtunkhwa, for the year 2018-19.
(3) Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts Government of Khyber Pakhtunkhwa, Audit year 2018-19.
(4) Audit Report on the Accounts of Public Sector Enterprises of Government of Khyber Pakhtunkhwa, Audit year 2018-19.
(5) Audit Report on the Accounts of Government of Khyber Pakhtunkhwa .
(6) Special Audit Report on Investment of Government of Khyber Pakhtunkhwa, funds in Pearls Securities Limited for the Period 2005 to 2016 Finance Department Audit year 2019-20.
(7) Special Audit Report on operating losses of Forest Development Corporation Peshawar for the period 2005-2009. (Audit year 2011-12 up-to 2016-17.
(8) Special Audit Report on pension payment of small Industries Development Board Peshawar for the period 2016-17 Audit year 2017-18.

Mr. Deputy Speaker: It stands laid.

خیبر پختونخوا کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالہ کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No.11, honorable Minister for Finance, to please move that the reports of the Auditor General of Pakistan on accounts of the Government of Khyber Pakhtunkhwa may be referred to the Public Accounts Committee.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I would like to move the report of the Auditor General of Pakistan, as laid in the House, to be referred to the Public Account Committee for the examination please.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the reports of Auditor General of Pakistan on accounts of the

Government of the Khyber Pakhtunkhwa may be referred to the Public Accounts Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The reports are referred to the Public Accounts Committee.

صوبائی محتسب خیبر پختونخوا کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2020ء کو ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 12. Honorable Minister for Law, to please present the annual report of the Provincial Ombudsman Khyber Pakhtunkhwa, for the year 2020, in the House.

Minister for Law: I present the annual report of the Provincial Ombudsman Khyber Pakhtunkhwa, for the year 2020.

Mr. Deputy Speaker: It stands presented.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ آڈٹ رپورٹس تو ہمارے پاس نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سسٹم میں ہیں، اگر نہیں تو پھر ان کو ایک کاپی Provide کریں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ جو پروسیجر ہے، یہ میرا حق بنتا ہے کہ مجھے کاپی دے دیں، پروسیجر میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے، مجھے کاپی دے دیں تاکہ میں دیکھ لوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں ہے، آپ نے کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے، جب آپ کو سمجھ نہیں آرہی تو پھر کاپی کی کیا ضرورت ہے؟ سیکرٹری صاحب، ان کو ایک کاپی دے دیں، Soft copy دے دیں۔

تحاریک التواء نمبر 409 اور 410 پر قاعدہ 73 کے تحت بحث

Mr. Deputy Speaker: Item No.13, Ms. Asia Asad, MPA and Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please start discussion on your identical adjournment motion No. 409 & 410, under rule 73, one by one.

محترمہ آسیہ اسد: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ ایشو ہے، اے ایس آئی تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی اپوائنٹمنٹ کا جو خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کے Through ہونا تھی۔ اس میں پہلے میں اے ایس آئی کی بات کر لوں کہ ان کی ایڈورٹائزمنٹ 2018 میں ہوئی تھی، کوئی 420 پوسٹوں کے لئے ان کا Exam ہوا، پھر ان کے انٹرویوز ہوئے، جس میں 1043 لوگوں کے انٹرویوز Conduct ہوئے لیکن ابھی تک ان کا کوئی Result declared نہیں ہوا۔ اسی طرح تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی 58 پوسٹیں

تھیں اور وہ 2020 میں ایڈورٹائز ہوئی تھیں، ان کی بھی Short listing ہوئی، ان کے Exams conduct ہوئے لیکن ان کے انٹرویوز نہیں ہوئے۔ یہ ایک بہت بڑا ایشو ہے، میں گورنمنٹ سے ریکویسٹ کروں گی کہ اس کو Consider کرے اور اس مسئلے کا حل نکالے۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

(اس مرحلہ پر مسند نشین، محترمہ سمیرا شمس مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، آج میں دوبارہ اس ہاؤس کی اور آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب دلانا چاہتی ہوں کہ خیبر پختونخوا نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ KPPSC کی طرف سے 2014ء سے لیکر تحریری امتحانات میں Screening tests قانون کے عین مطابق نہیں تھے، لہذا وہ تمام تحریری امتحانات ماسوائے اس صورت میں کہ یہاں پر KPPSC کے اس فارمولے کا استعمال کرتے ہوئے تعیناتیاں کر رکھی ہیں، ان کو غیر قانونی تصور کیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، اس مقصد کے حصول کی خاطر خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن ایکٹ کے سیکشن (B) 10 کے اندر اندراج کے ذریعے Screening tests کی توثیق صرف ان لوگوں کے حق میں کرنا چاہتی ہے جو اس بل کی منظوری سے قبل ہی منتخب اور تعینات ہو چکے ہیں، یہ اس وقت کی بات ہے جب یہ سب لوگ Screening test بھی پاس کر چکے تھے، یہ لوگ تحریری امتحانات بھی دے چکے تھے، انٹرویوز بھی بعض لوگوں کے ہو چکے تھے اور یہ صرف Appointment letters کے انتظار میں تھے، جس میں اے ایس آئی بھی ہیں، اس میں نائب تحصیلدار بھی ہیں اور اس میں تحصیلدار بھی ہیں، وہ اپنی تعیناتی کا انتظار کر رہے تھے لیکن اس بل کی منظوری سے قبل ہی یہ منتخب اور تعینات ہو چکے ہیں۔ اس طرح تحصیلدار اور نائب تحصیلداروں کا حتمی امتحان جو دو سال سے زائد عرصے کے لئے جاری ہے وہ کینسل کر دیا گیا ہے۔ اس میں میں یہ بھی بتاتی چلوں کہ اس میں ایک کمیٹی بنی تھی، شوکت یوسفزئی صاحب متوجہ ہوں، آپ پلیز سپیکر صاحبہ کو نہ دیکھیں، مجھے دیکھیں کیونکہ میں بات کر رہی ہوں، سپیکر صاحبہ کو آپ بہت زیادہ توجہ سے دیکھ رہے ہیں، جو بات کر۔۔۔۔۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت)</u>: ہال میں بھی تبدیلی آ گئی ہے، اس لئے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: یہ تو اچھی تبدیلی ہے، ایسی تبدیلیاں آنی چاہئیں، ایسی تبدیلیوں کو تو ہم خوش آمدید کہتے ہیں کیونکہ Women power is super power، یہ تو میرا Slogan ہے اور میں

خوش آمدید کہتی ہوں، آج اپنی چیئر پرسن، جو ہماری چیئر پر بیٹھی ہوئی سپیکر صاحبہ ہیں، آج میں ان کو خوش آمدید کہتی ہوں، یہ ایک نئی تبدیلی ہے اور خدا کرے کہ یہ پورے پاکستان میں آئے، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کرسی پر ضرور بٹھائے اور آپ کو مبارک بھی ہو، آپ اس کو اچھا Conduct کریں۔ اب میں اپنے مسئلے کی طرف آتی ہوں، اس کے بعد تین چار سال کی ان کی محنت ضائع ہو جائے گی، اس میں میں ایک امنڈمنٹ بھی لا چکی ہوں تاکہ ان لوگوں کو Permanent orders issue ہو جائیں۔ آج آپ اس کو Extra agenda پر لے لیتے تو شاید آج ہی یہ مسئلہ حل ہو جاتا، وہ لوگ بے چینی سے بچ جاتے، حالانکہ آج ترمیمی بل بھی موجود ہے، اس میں امنڈمنٹس بھی آچکی ہیں، میں نے امنڈمنٹ کی ہوئی ہے، آج وہ آجاتا تو یہ مسئلہ حل ہو جاتا، Forever حل ہو جاتا، بہر حال یہ گورنمنٹ کی اپنی مرضی ہے، وہ اپنی مرضی کے بل لاتے ہیں لیکن چیئرمین خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن، سیکرٹری اسٹبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور سیکرٹری لاء ڈیپارٹمنٹ کا متفقہ مؤقف یہ ہے کہ مجوزہ بل کی موجودہ شکل میں منظوری کے نتیجے میں تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کے عہدوں کے لئے جاری امتحانات کینسل ہو جائیں گے، اس بنیاد پر خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن نے مذکورہ امتحان کے لئے ہونے والے حتمی انٹرویوز کے شیڈول کو مؤخر کر دیا ہے میڈم سپیکر صاحبہ، جو کہ بہت زیادہ Important مسئلہ ہے، یہ اتنا زیادہ Important مسئلہ ہے کہ وہ لوگ جو Already exam دے چکے ہیں، جو کہ Already انٹرویوز کچھ لوگوں نے دے دیئے ہیں، کچھ لوگ انٹرویوز کی Call کا انتظار کر رہے ہیں، ہماری کمیٹی جو بیٹھی تھی وہ Screening test پر بیٹھی تھی، صرف Screening test ہم لوگوں نے ختم کروایا تھا، باقی وہ دو بیچز جنہوں نے امتحان بھی پاس کر لیا تھا، جو Screening test بھی پاس کر چکے تھے اور جو Written test بھی پاس کر چکے تھے، انٹرویوز کے قریب آچکے تھے، ان میں بعض نے تو انٹرویوز بھی پاس کر لئے تھے لیکن ان کو تاحال، پچھلے مہینے کی تین تاریخ کو بلکہ اس سے پچھلے مہینے کی تین تاریخ کو اپوائنٹمنٹ کے Notifications جانے تھے لیکن وہ نہیں گئے، وہ مؤخر کر دیئے گئے ہیں، میں گورنمنٹ سے پوچھتی ہوں کہ یہ کیوں ہوا؟ اس میں میں اپنے آپ کو بھی غلط سمجھتی ہوں کیونکہ میں اس کمیٹی میں بیٹھی تھی، یہ میرا فرض تھا، بلکہ ہم سب لوگوں کا فرض تھا جو اس کمیٹی میں بیٹھے تھے، میں اس کو Own کرتی ہوں، اپنی غلطی کو Own کرتی ہوں کہ میں نے صرف Screening test کا مسئلہ اٹھایا تھا، شور مچایا تھا، ہم نے صرف

Screening test پر بات کی ہے لیکن ان دو بیچز پر بات نہیں کی جو Already تمام Process complete کر کے آ چکے تھے اور۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: انہوں نے بعد میں اس کی نشاندہی کی تھی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں جی، ان کا یہ ایشو ہمارے سامنے نہیں تھا لیکن بہر حال میں اپنی غلطی کو Own کرتی ہوں، ہم ان سے پوچھ لیتے یا وہ ہمیں بروقت Approach کر لیتے تو شاید یہ مسئلہ اتنا نہ بڑھتا لیکن بات یہ ہے کہ ابھی ہم نے ان کو ریلیف دینا ہے، وہ میں نے پہلے بھی بتایا کہ ترمیمی بل ہے جس میں امنڈمنٹ ہے اور وہ امنڈمنٹ اگر ہو جائے تو میرا خیال ہے کہ اور کوئی اس میں مسئلہ نہیں رہے گا، وہ لوگ Appoint ہو جائیں گے۔ دوسری یہ کہ اگر یہ بچے دو تین سال کے لئے مؤخر کر دیتے ہیں تو یہ Overage ہو جائیں گے، یہ پھر نہ امتحان دینے کے قابل رہیں گے اور نہ ہی یہ کسی صورت میں دوبارہ امتحان میں بیٹھ سکیں گے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، کتنوں کا یہ آخری چانس ہوگا؟ اب ہمیں پتہ نہیں لیکن میں سمجھتی ہوں کہ بعض لوگوں نے First attempt کیا ہوگا، کچھ لوگوں نے دوسرا Attempt کیا ہوگا، کچھ لوگوں نے تیسرا Attempt کیا ہوگا اور تیسرے Attempt کے بعد پھر ان کے پاس کوئی Attempt کا چانس نہیں رہتا، کتنوں کا یہ تیسرا Attempt ہوگا اور وہ اس میں رہ جائیں گے، اس کے لئے میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے لئے، ہماری کمیٹی کے لئے، پتہ نہیں ان لوگوں کے لئے اور اس ہاؤس کے لئے ان لوگوں کے دلوں میں کتنی نفرت اور کتنا بغض بھرا ہوگا کہ یہ لوگ بیٹھے ہیں، ان لوگوں نے ہماری بات نہیں کی اور صرف Screening test پر یہ لوگ بات کرتے رہے۔ یہاں پر میں لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھی ضرور تھوڑا سا یہ بتانا چاہوں گی کہ اگر منسٹر صاحب اس دن موجود ہوتے تو شاید یہ اتنا بڑا قصہ نہ بنتا، یہ چیز ادھر ہی حل ہو جاتی، ہماری میٹنگ کو بھی تقریباً کوئی دو مہینے ہو گئے ہیں، میں آپ سے آخر میں التجاء کرتی ہوں کہ ان نوجوانوں کے مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے مسئلے کا حل نکالیں، مجوزہ بل میں سرکاری Employees کے الفاظ کے بعد یا تحریری امتحان یا انٹرویوز میں کامیاب ہو چکے ہیں، الفاظ میں ترمیم پیش کریں اور یہ ترمیمی بل میں ہی ہو سکتا ہے۔ اس طرح تحصیلدار، نائب تحصیلدار اور اے ایس آئی کے جو دو بیچز ہیں، ان دو بیچز میں تقریباً کوئی دو ہزار کے قریب لوگ ہیں، ان دو ہزار لوگوں کا مستقبل داؤ پر نہیں لگانا چاہیئے، میں سمجھتی ہوں کہ یہ خوشدل صاحب چونکہ ہمارے Expert ہیں، وہ وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے، یہ بھی آپ کو Explain کریں گے کہ وہاں پر تو Screening test کی بات ہو رہی تھی،

ہمیں ان لوگوں کے مسئلے کا پتہ نہیں تھا لیکن بہر حال میں اپنی غلطی کو Own کرتی ہوں، اب میں چاہتی ہوں کہ یہ ترمیمی بل شوکت یوسفزئی صاحب کے توسط سے پاس ہو۔ ایک اور بات کرنا چاہتی ہوں کہ اس کو شوکت یوسفزئی صاحب لے کر آئیں تاکہ اس میں امنڈمنٹ آئے، اس مسئلے کو ہم حل کر سکیں۔ تھینک یو۔

<u>محترمہ مسند نشین</u>: شکریہ میڈم۔ جی میر کلام صاحب۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: جی شوکت صاحب څه خبره کوی؟

<u>محترمہ مسند نشین</u>: ڈسکشن میں آپ کا نام بھی ہے، ہاں شوکت صاحب تو آخر میں گورنمنٹ کی طرف سے کریں گے، میرے خیال سے میرے پاس ڈسکشن میں تین نام ہیں۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: ټھیک ده، ډیره مننه میډم سپیکر، خوشحاله یو چې وار په وار Female هم راځی نو دا ښه خبره ده۔ په دې موضوع باندې د پبلک سروس کمیشن په حواله سره چې زمونږه په صوبه کښې د کورونا د وجې نه Already خومره شیډول چې وو، په خپل انداز کښې هغه لیټ شوے دے نو دلته چې دا کوم نګهت بی بی یا آسیه بی بی ذکر اوکړو نو صرف، دا نور هم چې خومره Exams دی د دې ټولو په مینځ کښې فاصله راغلې ده، زما په خیال کښې دوئ ته یو داسې میسیج ورکول پکار دی چې کوم هم په دې مینځ کښې لیټ شوی دی نو په دیکښې زمونږ سټوډنټس چې خومره هم دی، هغوی ټول Overage کیږی، هغه بل سائډ ته روان دی، پکار ده چې دوئ خپل Setup speed up کړی۔ بله خبره دا ده چې د شوکت صاحب په نوټس کښې راوستل غواړم، په شمالی وزیرستان کښې زما په حلقه کښې په نارتھ وزیرستان کښې د ایجوکیشن چې کوم ټیچرز دی، د هغوی هلته د ډی ای او سره څه مسئله راغلې ده، پینځلس ورځې کیږی، نیمه میاشت کیږی چې زمونږ د نارتھ وزیرستان ټولې تعلیمی ادارې بند دی، زما په خیال چې په هغې کښې یو مسئله دا ده چې 150 ټیچرز دی او اووه میاشتې کیږی چې د هغوی اپوائنټمنټ شوے دے او دوئ ته تنخواه نه ده ملاؤ شوې، په هغې کښې د سو (100) پورې Female teachers دی او چالیس پورې Male teachers دی، په هغې کښې صرف ایشو دا ده چې هلته ډی ای او پخپله نه وو نو ډپټی ډی ای او سائن کړے دے یا Female DEO نه وه نو چې کوم

Male DEO دے هغه سائن کړے دے ، په هغې کښې اوس داسې یو ضد یا Contradiction راغلے دے ، زما به د شوکت صاحب نه دا ریکویسټ وی چې هغوی ته یو میسیج ورکړی چې هلته د ټیچرز دا مسئله حل شی، مننه۔

وزیر محنت وثقافت: میڈم سپیکر، مجھے ایک منٹ بات کرنی ہے۔

محترمہ مسند نشین: لسٹ میں ابھی دو نام باقی ہیں، آپ اس کے بعد بات کر لیں۔ جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ چیئر پرسن صاحبہ، میں سپیکر صاحب کو یہ کریڈٹ دینا چاہتی ہوں کہ انہوں نے آپ کو یہ موقع فراہم کر دیا، ہم سمجھتے ہیں، بقول نگہت بی بی کہ اس طرح ان شاء اللہ یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیئے لیکن توجہ اس جانب دلانا چاہتی ہوں کہ پریس گیلریز میں ہمارے جو سیکرٹری صاحبان تھے، آپ کے آنے کے بعد وہ بالکل خالی ہو گئی ہیں، میرے خیال میں یہ خاتون سپیکر کی اس لحاظ سے Insult ہے، وہ کیا سمجھتے ہیں کہ کوئی مرد سپیکر صاحب بیٹھے ہوں گے تو پھر گیلریاں بھری ہوئی ہوں گی اور جب خاتون آئے گی تو خالی ہو جائیں گی؟ شوکت صاحب اس پر ضرور توجہ دیں۔ جو متعلقہ بحث ہو رہی ہے، یہ ایک اہم ایشو ہے، اس پر جو ترمیمی بل ڈرافٹ ہوا ہے، اس میں میری اور نگہت بی بی کی امنڈمنٹس بھی ہیں۔ میری شوکت صاحب سے تفصیلی بات بھی ہوئی ہے، منسٹر لاء سے بھی ہوئی ہے، انہوں نے بھی اس بات پر حامی بھری ہے، اس مسئلے کو انہوں نے سنجیدہ لیا ہے، ان کی Commitment ہے کہ وہ اس مسئلے کے حل کے لئے کوشاں ہیں۔ میرے خیال میں یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ وہ اس بل کو ان شاء اللہ آنے والے دنوں میں لا رہے ہیں، یہ ایک بہت بڑا گھمبیر اور بڑا اہم مسئلہ ہے، جن کی ڈیٹیل نگہت بی بی نے بتا دی ہے، ریکویسٹ یہ ہے کہ بل کو فوری طور پر لایا جائے، اس کو پاس کر کے ان لوگوں کے مسائل کو حل کیا جائے۔ شکریہ۔

محترمہ مسند نشین: بہت شکریہ، حمیرا خاتون صاحبہ۔ جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو میڈم، یہ جو Topic ہے، بہت Important ہے، مجھے افسوس ہے، میں نے سیکرٹری صاحب سے ریکویسٹ کی کہ مجھے کتابیں Provide کریں کیونکہ پبلک سروس کمیشن کا جو ایکٹ ہے اس کے Rules میرے پاس نہیں ہیں، میں چونکہ ڈائریکٹ گاؤں سے آیا ہوں، میں اپنے آفس نہیں گیا ہوں ورنہ میں وہاں سے اٹھا کر لے آتا۔ جناب سپیکر، یہ جو پبلک سروس کمیشن کا ایکٹ ہے اور جو اس کے Rules ہیں، اس کے مطابق دو قسم کے

امتحانات ہوتے ہیں، اس میں ڈیپارٹمنٹ کو اور جتنی بھی پوسٹس ہیں جن کو انہوں نے Bifurcate کیا ہے، اس میں بعض سروس کیڈرز ایسے ہوتے ہیں کہ اس کا Prescribe امتحان نہیں لینا ہوتا ہے، For example میں آپ کو ایک Example دے دیتا ہوں، اگر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پبلک سروس کمیشن سے ریکویسٹ کرتا ہے کہ ہمیں ایس ایس ٹیز چاہیئں، ہمیں ایس ایس چاہیئں، ہائر ایجوکیشن والے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ ہمیں لیکچررز چاہیئں، اس کے لئے کوئی Prescribe امتحان نہیں ہوتا، اس قانون کے مطابق اس کے لئے پھر ڈیپارٹمنٹ یا پبلک سروس کمیشن جو ادارہ ہے، یہ ایک آئینی ادارہ ہے، پھر وہ اس تعداد کو Reduce کرنے کے لئے، Candidates کو کم کرنے کے لئے وہ Aptitude test رکھتے ہیں، اس کو Screening test بھی کہتے ہیں، اس کو Intelligence test بھی کہتے ہیں، اس کے ذریعے Candidates کو کم کر کے جو بھی Eligible ہوتے ہیں، جو میرٹ پر آتے ہیں، پھر وہ ان کے انٹرویوز کر لیتے ہیں، محترمہ سپیکر صاحبہ، قانون یہ ہے کہ ہر پوسٹ کے لئے میرے خیال میں وہ تین چار Candidates کو رکھتے ہیں، یہاں پر جو مسئلہ ہے، وہ پی ایم ایس کا ہے، تحصیلدار کا ہے، اے ایس آئی کا ہے یا ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن والے آفیسرز ہیں، پانچ چھ ڈیپارٹمنٹس ایسے ہیں جہاں پر Induction ہوتی ہے، وہاں پر Prescribed examination کا لفظ لکھا گیا ہے، یہ Rule (6) میں Mandatory provision ہے، یہ اس میں لکھا گیا ہے، ہمارے چیئرمین صاحب موجود ہیں، شاید بعض ممبرز بھی یہاں پر موجود ہوں گے، میں نے وہاں پر اس کمیٹی کو Explain کیا، اس میں بہت واضح لکھا ہے کہ جہاں پر Prescribed امتحان ہو، Prescribed examination کا لفظ لکھا ہو، وہاں پر کوئی Screening test نہیں ہو گا، یہاں پر اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ سب کو موقع دے دیں کیونکہ یہ امتحانات سال میں ایک بار ہوتے ہیں، سال میں ایک بار ہونے کی وجہ سے انہوں نے جو Law makers ہیں، سب کے لئے کوئی Limitation نہیں رکھی ہے، کوئی قدغن نہیں رکھا ہے کہ آپ ان سے پہلے Screening test لے لیں، پھر ان سے آپ Prescribed امتحان لے لیں، پھر اس طرح کر لیں، یہ چیز نہیں رکھی گئی۔ افسوس کی بات ہے کہ اس دفعہ اس طرح ہوا ہے، بلکہ پہلے بھی اس طرح ہوتا رہا، یعنی اسی دور میں یہاں پر ہمارا جو چیئرمین تھا، وہ فرید اللہ خان، ایکس کمشنر، وہ ایک بیوروکریٹ تھا، وہ پبلک سروس کمیشن کو اسلام آباد سے کنٹرول کرتے تھے، جس طرح یہاں ہمارے ایل آر ایچ ہسپتال کو امریکہ سے برکی صاحب کنٹرول کرتے ہیں تو ?How it is possible، یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی اسلام

آ باد سے پبلک سروس کمیشن کو چلائے اور یہاں سارے اختیارات جاوید کے پاس ہیں، وہ بھی ریٹائرڈ بیوروکریٹ ہے، ان کو سب اختیارات دیئے تھے، انہوں نے قانون کو پائمال کر کے پی ایم ایس کے جو ابھی امتحانات ہوئے ہیں، اس میں انہوں نے Screening test رکھا تھا، میڈم اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس میں بہت سارے سٹوڈنٹس جو تھے، جو امیدوار تھے، قابل امیدوار تھے، وہ فیل ہو گئے، ناکام ہو گئے۔ انہوں نے اس ٹیسٹ میں 70 فیصد نمبر رکھے تھے، جو ناکام ہوئے انہوں نے پریس کلب کے سامنے احتجاج شروع کیا، پھر میں وہاں پر گیا، ہم نے یہاں پر ایک کال اٹنشن لایا، میں نے اور عنایت اللہ صاحب نے وہ کال اٹنشن آپ کی مہربانی کی وجہ سے، ہاؤس کی مہربانی کی وجہ سے اس کے لئے ایک سپیشل کمیٹی بنائی گئی، کمیٹی کا چیئرمین ہمارا شوکت یوسفزئی صاحب تھے، میں اس میں ممبر تھا، ہم نے اس قانون کو پڑھ پڑھ کر سمجھایا کہ بھائی یہ آپ غلط کام کر رہے ہیں، ہمارے قانون میں یہ ایک Law rule principle ہے کہ "A thing prescribed by law must be done accordingly, otherwise it would be void"، یہ ہمارا Principle ہے کہ قانون کے مطابق کام کرنا چاہیئے، اگر آپ اس کے مطابق کام نہ کریں تو وہ Void ہوگا، وہ غیر قانونی ہوگا، اس کی کوئی Legal sanctity نہیں ہوگی۔ بہر حال کمیٹی نے سفارشات پیش کیں، اسمبلی نے یہاں سے پاس بھی کیں اور پھر انہوں نے اس کے مطابق کاروائی شروع کی، کیبنٹ میں میں چلے گئے، میں کیبنٹ کا بھی مشکور ہوں، وہاں پر وزیراعلیٰ صاحب کا بھی کہ انہوں نے وہ ہماری Recommendations کو Adopt کر کے پبلک سروس کمیشن کے افسروں سے جواب طلبی بھی کی گئی، یہ بھی انہوں نے کہا کہ جو بھی اس میں ملوث ہے، جس آفیسر نے Deliberately یہ کیا ہے، اس کے خلاف کارروائی کی جائے، یہ ہمیں پھر میٹنگ میں بتایا گیا۔ اب یہاں پر ہماری دونوں Sisters نے جو تحریک التواء لائی ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے اس ہاؤس کی جو اولین ذمہ داری ہے وہ آئین اور قانون کی پاسداری، ہم یہاں پر ایسا کوئی ایکٹ، کوئی عمل، کوئی کام آئین کے خلاف اور قانون کے خلاف پیش نہیں کر سکتے، اگر ہم وہ کر بھی رہے ہیں تو ان کی کوئی آئینی اور لیگل قانونی حیثیت نہیں ہوگی، اس کو ہم کہتے ہیں، That have no legal sanctity, they will have no legal effect، اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا ان کے جواب اے ایس آئی کے انٹرویوز بھی ہو چکے ہیں، مجھے بھی پتہ ہے، بہت سارے بچے میرے پاس آئے تھے، میرے گاؤں آئے تھے، دو سال سے یہ بیچارے گلیوں، کوچوں میں پھر رہے ہیں، اپنے مستقبل کے لئے اور اس طرح تحصیلدار کے لئے بھی، میرے خیال میں ٹیسٹس ابھی تک نہیں ہوئے ہیں، ابھی یہ پبلک سروس کمیشن کی ذمہ داری

ہے، حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ابھی تک پبلک سروس کمیشن کا چیئر مین نہیں ہے، ایکٹنگ چیئر مین اگر کوئی ہو، میرے خیال میں ابھی ہو گیا ہے، گورنمنٹ کو چاہیئے کہ اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو چاہیئے کہ ان کے ساتھ بیٹھ جائے، ان کے لئے کوئی راستہ نکالے، اگر انہوں نے جو اے ایس آئی کے لئے اور تحصیلدار کے لئے Prescribed امتحان ہے وہ بھی پی ایم ایس کی طرح ہے، اگر انہوں نے Prescribed امتحان پاس کیا ہو، انہوں نے امتحان دیا ہو تو پھر ان کا Right بنتا ہے کہ ان کی سلیکشن ہو جائے اور جن کا انٹرویو، جن کا ٹیسٹ نہیں ہوا ہو، وہ ٹیسٹ ہونا چاہیئے۔ اگر انہوں نے وہی Screening test کا معاملہ چلایا ہے جس پر ہماری سفارشات آئی ہیں، جس کو اس ہاؤس نے Adopt کر لیا، کیبنٹ نے اس کو منظور کر کے Approve کر کے قانون بنالیا، پھر یہاں پر وہ لوگ نہیں ہو سکتے۔ میڈم، بات یہ ہے کہ اب ایسے لوگوں کے خلاف ایکشن لینا چاہیئے کہ کیوں یہ ہمارے بچوں کے ساتھ یہ زیادتی کر رہے ہیں؟ کیوں یہ قانون کو پائمال کرتے ہیں اپنے مفادات کے لئے، قانون کی کیوں پاسداری نہیں کرتے؟ میں ایک Outer آدمی ہوں، پبلک سروس کمیشن کا ایکٹ ان کے پاس پڑا ہوتا ہے، پبلک سروس کمیشن کے افسروں نے اس کو کیوں نہیں دیکھا ہے، کیوں نہیں پڑھا؟ اتنے بچوں نے آپ کو پتہ ہے اس مہنگائی کے دور میں ایک بچہ ایم اے، ڈبل ایم اے کر کے قرض لیکر ان کے والدین یہ خواب دیکھتے ہیں کہ میرے بچے کو کوئی اچھی سی نوکری مل جائے گی، جب وہ امتحان بھی پاس کر لیتے ہیں، پھر ان کے لئے یہ مسائل پیدا ہوتے ہیں، ان کے والدین کیا کہیں گے؟ وہ Encourage کے بجائے Discourage ہو جاتے ہیں، پھر یہی وجہ ہے کہ یہ نوجوان دوسری طرف چلے جاتے ہیں، دوسرے معاملات میں لگ جاتے ہیں کیونکہ ان کا Future ان کو نظر نہیں آتا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ پبلک سروس کمیشن کو چاہیئے کہ اگر ان کا کوئی یہاں پر بندہ بیٹھا ہے، خدا کے واسطے اس پر سوچے، آپ قانون کو کیوں نہیں پڑھتے، میں شوکت یوسفزئی صاحب سے یہ پوچھتا ہوں، گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے جو Recommendations کی ہیں، جو انکوائری کی ہے اس انکوائری کا کیا بنا؟ آپ لوگوں نے اس کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے؟ وہ رپورٹ بھی اس ہاؤس کو آنی چاہیئے تاکہ ہمیں پتہ چل جائے کہ کون اس میں Involve تھے جنہوں نے قصداً عمداً اس قانون کو ایک طرف رکھ کر اپنے مفادات کے لئے Screening test کا انعقاد کیا تھا، پھر اپنے لوگوں کو پاس کر کے معاملہ ختم کر دیا؟ دوسرا میرا مقصد یہ ہے، ہمارا Legal principle یہ ہے، A person should not be suffered for an act, omission, lapses of other، یہاں پر قانون یہ کہتا ہے کہ ایک

معصوم آدمی کسی کی غلطی کی وجہ سے، کسی کے غلط عمل کی وجہ سے اس کو Suffer نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس میں اس کا قصور نہیں ہوتا، اس کا اس میں قصور نہیں ہے، اگر اس سے اے ایس آئی کے کیس میں اگر تحصیلدار کے کیس میں ان بچوں کا قصور نہیں ہے، ان سے یہ کروایا گیا ہے تو پھر They should not be suffered، ان کو چاہیئے کہ اگر ان کا میرٹ بنتا ہے، میرٹ پر آتے ہیں، ان کی اپوائنٹمنٹ ہونی چاہیئے۔ اس طرح اگر تحصیلدار کے ان کو امتحان کا موقع دے کر اس کا Process نکالیں اور جلدی کر لیں۔ یہی چند گزارشات تھیں وہ آپ کے سامنے ہیں۔ تھینک یو۔

محترمہ مسند نشین: جی شکریہ، خوشدل خان صاحب۔ ویلسن وزیر صاحب کا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

ایک رکن: محترمہ سپیکر صاحبہ، زیر بحث معاملے کو آگے بڑھایا جائے۔

محترمہ مسند نشین: اچھا اچھا۔ جی شوکت صاحب۔

جناب سردار حسین: میڈم، میں اس پر تھوڑی سے بات کر لوں۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: شوکت صاحب، اگر بابک صاحب اس پر بات کر لیں تو۔

وزیر محنت وثقافت: میرے خیال سے بہت ساری باتیں ہو گئیں اور جمعہ کا دن ہے، آپ جو باتیں کرنا چاہتے ہیں اس پر ہم سب متفق ہیں اور Already اس پر بات ہو چکی ہے۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: میں تھوڑی سی اس پر بات کرتا ہوں۔۔۔۔

وزیر محنت وثقافت: اچھا اچھا۔

محترمہ مسند نشین: جی، بابک صاحب کا مائیک کھول دیں۔

جناب سردار حسین: شکریه، میډم سپیکر۔ بالکل شوکت صاحب ماته د دې خبرې احساس دے چې وخت هم ډیر کوتاه دے خو زما خیال دا دے چې دا ایشو ډیره زیاته Sensitive ده۔ زمونږ د پبلک سروس کمیشن اداره چې ده، په دې ملک کښې د بدقسمتئ نه ډیر لږ ځایونه داسې دی چې دې عوامو پرې اعتماد پاتې دے او بیا ډیر په معذرت سره، په دې کمیشن کښې زه په یو ممبر باندې ګوته اوچتول نه غواړم خو کم از کم دا د هر حکومت ذمه داری وی چې په داسې اهم منصوبو باندې چې د ټولې صوبې د پاره به هغوی که زه ډیره په آسانه ژبه کښې خبره اوکړم نو مشینری به اپوائنټ کوی د ټولې صوبې د پاره، زه ډیر په معذرت

سره دا خبره کوم چې په دې کمیشن کښې داسې ممبر هم ناست دے چې په 2010ء کښې طالبان د سوات نه بونیر ته راتلل نو هغه بغاوت کړے وو او د هغه بغاوت په آړ کښې د خیبر پختونخوا حکومت د هغه Termination کړے وو، هغه فرد چې زمونږ ورسره ذاتی دشمنی نشته دے ، هغه سول سرونټ وو، د دې ملک آئین نه ئے بغاوت کړے دے او د دې ملک قانون نه ئے بغاوت کړے دے او د پښتو په نیز که زه دا اووایم چې د قوم د دشمنانو سره ئے ملګرتیا کړې وه او نن هغه فرد راغلے دے په دې کمیشن کښې ممبر ناست دے او بیا به دا حکومت د دې صوبې اولس له آواز ورکوی چې زه به انصاف درکوم، څنګه به ئے ورله ورکوی؟ د دې ټولې صوبې ته ئے وضاحت اوکړه، زه ډیر په معذرت سره او ډیر کم جذباتی کیږم خو که زما د ملک ادارو سره کهلواړ کیږی چې د دې قوم بچی په انتظا ر وی چې د هغوی مور پلار کره به د ډوډئ درک نه لګی، بچو له به ئے قرضې راغستلې وی چې زمونږ بچی به یو مقام ته اورسی، په هغه مقام باندې که دا ناانصافه حکومت داسې غیر ذمه داره خلق کیښنولی وی، زه نن دا تپوس د حکومت نه کوم چې د هغه بې کسو، بې وسو بچو، بچیانو له به دوئ څه جواب ورکوی؟ تاسو اوګورئ، قانون دلته بیان شو چې قانون څه دے؟ قانون خو دا دے چې د یو واکدار د غفلت په وجه، د یو واکدار د کمزورئ په وجه یا د یو واکدار د غلطئ په وجه عام Applicants او عام سیټیزن خو Suffer کیدل نه دی پکار، سوال نن دا دے چې دا دومره غیر سنجیده حکومت دے چې کله هم مونږ دلته پاڅو او سنجیده خبره پورته کړو نو د هغه ځائې نه به دومره غیر سنجیده آواز راځی چې انسان وائی چې زه په دې Floor ناست ولې یم؟ دا خبره ډیره زیاته واضحه شوه، اوس په دې ټول ملک کښې چې کومه ډرامه روانه وه هغه ډرامه سر ته اورسیده، مونږ نن هم دې حکومت ته خواست کوؤ چې دا حکومت د دوئ د ذات جاګیر نه دے، څنګه چې مونږ ته د خپل پلار او د نیکه نه میراث پاتې دے، دا د چا د پلار او د مور میراث نه دے، دا څنګه چل دے، تحصیلدارانو د پاره ځوانانو او پیغلو څومره وخت اوشو، دغسې د پولیس افسرانو د پاره، نن دومره بې حسه چې دوئ په هر شی کښې د خپل سیاسی مقصد د پاره د دې حکومتی اختیار په آړ کښې مکان جوړول غواړی او بیا تاسو

اوګورئ چې يوه يوه خبره، نن تاسو ټيسټنګ ايجنسو ته اوګورئ چې د دې پاکستان کرپټ ترين، بدنام ترين ټيسټنګ ايجنسئ دا ئے د ريکروټمنټ د پاره دلته راوستلې دی، په اربونو روپئ ئے پکښې اوګټلې او خلقو پکښې کميشنې واغستلې، دا هغه موضوعات دی چې حکومت به جذباتی کيږی نه، دا مونږ د دوئ په ذات حمله نه کوؤ، دا به دوئ مونږ سره منی۔ زه نن ډير خوشحاله يم چې د سپيکر د کرسئ نه د اپوزيشن يو ممبر Snub کيږی نه، زه ډير خوشحاله يم، دا د حکمران جماعت غير ذمه داری بلکه غفلت دے چې داسې تکړه تکړه ممبران ورسره شته دے ، په داسې کرسو ئے داسې خلق کيښنولی دی چې د دې صوبې په پارليمانی تاريخ کښې دا کرسئ دومره جانبداره او دومره Biased نه دی پاتې شوی څومره چې د دې انصاف په دې حکومت کښې پاتې شوې، دا زمونږ د ټولو په پارټ، مونږ به سبا دلته نه يو زمونږ بچی به دلته Research کوی، زمونږ بچی به په قانون پوهه وی، زمونږ بچی به پهRules of Assembly پوهه وی او +چې هغوی د اسمبلئ پروسيډنګز ګوری او هغه چې په دې اسمبلئ کښې د ننه د آئين او د قانون او د Rules خلاف پروسيډنګز ګوری نو راځئ چې دا اووايو چې آيا زمونږ بچی به مونږ پورې خاندی او که مونږ پورې به نه خاندی؟ مونږ ريکويسټ کوؤ چې پبلک سروس کميشن يو داسې اداره ده او دا داسې پکار ده لکه چې مونږ پخپله معاشره کښې جماعت ته څنګه ګورو نو دا ادارې داسې شوې، ETEA نن زما بدنامه شوه، په تيرو نورلسو کالو کښې په ETEA باندې چا ګوته نه ده پورته کړې، نن ماته د دې صوبې يوه اداره داسې اوښايه چې د دې حکومت په اثر اندازئ او په دخل اندازئ داغداره نه شوه، نن به قام له د دې سوال جواب څوک ورکوی؟ نن به قوم له د دې تاوان Compensation څوک ورکوی؟ مونږ بيا بيا دا خبره کوؤ چې حکومتونه ځی او راځی، دا پاکستان دے ، يو ډرامه به ختميږی بلکه ډرامه به شروع کيږی، دا معنیٰ نه لری، معنیٰ دا لری چې سسټم برقرار اوساتو، معنیٰ دا لری چې سسټم په آئين اوچلوؤ، معنیٰ دا لری چې د قانون عمل داری يقينی کړو، معنیٰ دا لری چې په يو جمهوری سوسائيټئ کښې د دې پارليمان استحقاق په يو شکل مجروحه پاتې نه شی، ځکه چې دا پارليمان چې دے دا بالادست اداره ده۔ زه ډير په معذرت سره، ما ټائم هم ډير

اغستلے دے ، زما الفاظو کښې به لږه سختي وی خو ما به د دې خاؤرې د پاره خبره کړې وی، نه به مو د ځان غرض وی او نه به د چا په ذات باندې حمله کول وی، ستاسو ډیره مهربانی او ډیره شکریه۔

محترمہ مسند نشین: جی شکریہ، بابک صاحب۔ جی شوکت صاحب۔

وزیر محنت وثقافت: بہت شکریہ، میڈم سپیکر، آپ کو مبارک باد دیتا ہوں، سب نے اس پر خوشی کا اظہار بھی کیا، میں بھی کر رہا ہوں۔ یہ فیصلہ کسی حکومت نے نہیں کیا تھا، جب یہ ایشو آیا تو بدقسمتی سے ایک پہلا ایشو نرسنگ کا آیا، جو فاٹا کے اندر نرسز کی بھرتیاں ہوئی تھیں، اس پر یہاں سے آوازیں آئیں، اس کو روکنے کی کوشش کی گئی، آج وہی نتیجہ نکلا کہ آج پھر وہاں سے آوازیں آئیں کہ نہیں ان کو لے لیں، یہی جو تحصیلدار، اے ایس آئی کا ایشو تھا، وہاں سے آوازیں اٹھیں اور فیصلے کو روکا گیا، آج وہیں سے آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ نہیں ان کو واپس لو، شاید بابک صاحب کو پتہ نہیں تھا کہ اصل کہانی ہے کیا ؟ دیکھیں، ہم سارے آئین و قانون کی بات کرتے ہیں، اس کی عمل داری کی بات کرتے ہیں لیکن یہاں پر Totally جو میں سمجھتا ہوں کہ نگہت بی بی نے جو بات کی، ڈاکٹر آسیہ نے جو بات کی، یہ Genuine بات تھی، اسی طرح مجھ سے خوشدل خان صاحب نے بھی بات کی، جب یہ ایشو اٹھا تو احتجاج شروع ہوا کہ جی Screening test کیوں ہوا؟ انہوں نے یہ ایشو اٹھایا، اس پر کمیٹی بنی، میں اس کا چیئرمین تھا، اکثریت کی بنیاد پر فیصلہ ہوا کہ جو Screening tests ہوئے ہیں، جن کے اپوائنٹمنٹ آرڈرز ابھی جاری نہیں ہوئے، اپوائنٹمنٹس نہیں ہوئی ہیں، ان کو اپوائنٹ نہیں کیا جائے گا، یہ اکثریتی فیصلہ ہوا تھا، اس کی رپورٹ اسمبلی میں پیش ہوئی، پھر کچھ دنوں بعد Screening test پاس کرنے والے جو بچے تھے، انہوں نے شور مچانا شروع کیا، میرے پاس آئے، ان کے پاس بھی آئے، اس کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ تو ہم سے غلطی ہوئی، اس کو واپس کرنا چاہیئے تھا، ہم نے بھی کہا کہ ٹھیک ہے ہم نے تو کوئی اس میں رکاوٹ نہیں ڈالی، گورنمنٹ کی طرف سے کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ڈالی گئی، جو Genuine بات ہے، ہمیں خود اس بات کا احساس ہے کہ چار سال ان بچوں کے ضائع ہو رہے تھے، میں نے کیبنٹ کے اجلاس میں دو دفعہ یہ ایشو اٹھایا، میں مشکور ہوں وزیر اعلیٰ صاحب کا کہ انہوں نے کہا کہ جیسے ہی کیبنٹ اجلاس کا ایجنڈا ختم ہو جائے آپ اس پر بات کریں، جب ایجنڈا ختم ہوا، جب میں نے یہ ایشو اٹھایا تو انہوں نے کہا کہ بالکل آپ اپوزیشن سے بات کر لیں، اس ایشو کو دوبارہ اسمبلی میں لے کر ان بچوں کو ان کا حق دیا جائے، یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ میڈم سپیکر، میں گزارش بھی کروں گا کہ Monday تک ہم وہ جمع کرا دیں گے، اس کی جو امنڈمنٹس ہیں، آپ اگر اسی

دن لینا چاہتے ہیں تو میں مشکور ہوں گا، یہ بچے بڑے تذبذب کا شکار ہیں، ہم نہیں چاہتے کہ ان کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی ہو اور وہ یہ کہ گورنمنٹ یا کوئی اور اس کو روکنا چاہتا ہے، ہم بالکل اس کو نہیں روکنا چاہتے ہیں لیکن یہ جو بابک صاحب نے بات کی ہے، دیکھیں یہ آئین و قانون ہم بڑے عرصے سے ایک دوسرے کو پڑھا رہے ہیں لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے پھر ہر کوئی ادھر دوسری طرف دیکھتا ہے، آج اسلام آباد کے اندر جو اصطبل لگا ہوا ہے، جو خرید و فروخت ہو رہی ہے، یہ جو آئین و قانون اور جمہوریت کی بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں، آج اس پر کیوں بات نہیں ہو رہی ہے؟ یہ کون لوگ ہیں جو خرید و فروخت کر رہے ہیں؟ جو بیرونی قوتیں جن کے مہرے بن رہے ہیں، یہ کون لوگ ہیں، یہ کہاں سے آئے تھے؟ اس پر بھی بات ہونی چاہیئے۔ جمہوریت اس لئے مضبوط نہیں ہوئی ہے کہ عمران خان کو ہٹادیں، آپ کہیں کہ سارے چور اکٹھے ہو جائیں، ان کی جو کرپشن ہے اس کی کوئی بات نہ کرے، ان کو کوئی نہ چھیڑے، ہم پھر بھی چھیڑیں گے، اگر ہم ایک ممبر بھی رہیں گے تب بھی ہم کہیں گے کہ ان کا احتساب ہونا چاہیئے۔ عمران خان کے ساتھ پوری قوم کھڑی ہے، یہ اللہ کا فضل ہے، عمران خان آج وزیر اعظم نہیں ہے تو کیا فرق پڑے گا؟ کوئی فرق نہیں پڑے گا، وہ چاہے ایک ممبر ہو، چاہے دس ممبر ہوں، انہوں نے جو پالیسی اپنائی تھی، شروع دن سے 1996ء سے وہ پالیسی آج بھی ہماری ہے، آج بھی ہم کہتے ہیں کہ اس ملک کی جڑیں کھو کھلی ہیں، یہ نام نہاد جمہوریت وہ لوگ جنھوں نے کرپشن کی ہے، صرف یہ نہیں کہ جمہوریت کا نعرہ لگا کر آپ کہیں گے کہ جمہوریت مضبوط ہوئی ہے، یہ جو کرپشن کرتے ہیں، وہ کہاں سے جمہوریت کو مضبوط کریں، آج کیا ہوا ہے؟ وہ لوگ جو ایک دوسرے کو چور چور کہتے تھے، آج کیوں ایک ساتھ اکٹھے ہو کر بیٹھے ہیں، کیا مسئلہ ہے؟ کونسی قیامت آئی ہے کہ ان سب کو اکٹھا کر دیا ہے، ان کی آپس میں اتنی محبت بڑھ گئی ہے کہ ایک دوسرے کو جپھیاں دے رہے ہیں، ایک دوسرے کے ہاتھ اٹھا رہے ہیں، یہ کیا ہوا؟ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ عمران خان کی حکومت ہے، مسئلہ یہ ہے کہ عمران خان کیوں کہہ رہا ہے کہ احتساب ہونا چاہیئے، عمران خان نے Absolutely not کیوں کہا ہے، کیوں بڑے سرکار کو ناراض کیا ہے؟ آپ کو بڑے سرکار کی پڑی ہے، آپ کو ملک کی کوئی فکر نہیں ہے، آپ کو ملک کی عزت کی کوئی فکر نہیں ہے، ملک کے وقار کا کوئی خیال نہیں ہے، اس ملک کے اندر اگر سب سے زیادہ دیکھیں تو پوری دنیا کے اندر کورونا نے جو تباہی مچادی ہے، سب سے زیادہ پالیسی کس کی Appreciate کی گئی؟ وہ عمران خان کی، جس شخص نے اس ملک کو کورونا جیسی وباء سے بچایا، جو یہاں تک لے کر آیا۔ آج مہنگائی کا کوئی نام لے رہا ہے، یہ کس نے سازش کی ہے؟ آج

مہنگائی کی کوئی بات نہیں کر رہا ہے، آپ کیا کر لیں گے؟ آپ زیادہ زیادہ سے حکومت گرادیں گے، گرادیں، کیا فرق پڑتا ہے، اگر وزیراعظم کو یہ خیال ہوتا کہ میں اپنی حکومت کو اسی طرح بے ضمیر لوگوں کے ساتھ جاری رکھوں، اتحادیوں کو لانا کوئی مشکل کام نہیں تھا، آپ نے سنا ہو گا کہ پرویز الہیٰ نے کیا کہا کہ آیا، چائے پی کے چلا گیا، اس نے ہم سے بات ہی نہیں کی، ہم کیوں بات کریں؟ یہ جو اس طرح کی باتیں ہمیں سنا کر جاتے ہیں کہ اس حکومت نے یہ کیا، اس حکومت نے یہ کیا۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین</u>: میڈم سپیکر صاحبہ۔۔۔۔

<u>محترمہ مسند نشین</u>: بابک صاحب، آپ چپ رہیں، آپ اپنی بات کر چکے ہیں، اب منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: اس حکومت نے اللہ کے فضل سے غریبوں کے لئے جو صحت کارڈ دیا ہے، وہ قیامت تک یاد رکھا جائے گا۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>محترمہ مسند نشین</u>: بابک صاحب، آپ بات سن لیں، بات سن لیں، آپ اپنی بات کر چکے ہیں، آپ لوگ اپنی بات کر چکے ہیں، ان کی بات سن لیں۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: میڈم سپیکر، عوام کو اتنا بڑا ریلیف ملا ہے لیکن مجھے بہت افسوس ہے کہ جس دور میں ایک چوکیدار کی قیمت، جس دور میں ایک کلاس فور کی تین تین چار چار لاکھ لئے جاتے تھے۔۔۔۔

<u>محترمہ مسند نشین</u>: آپ بات جاری رکھیں۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: وہ ہمیں درس دے رہے ہیں کہ یہاں پر آئین اور قانون پر عملداری نہیں ہو رہی ہے، یہاں پر کرپشن ہو رہی ہے، جس کے دور میں کرپشن سے حکومتیں مشہور ہوئی ہیں وہ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ جی آپ کی حکومت کرپٹ ہے۔ یہ مجھے بہت افسوس ہے کہ اتنا اہم ایشو تھا جو کہ نگہت بی بی اور آسیہ نے اٹھایا، خوشدل خان صاحب نے اٹھایا، اس موقع پر بابک صاحب کو کم از کم یہ پوائنٹ سکورنگ نہیں کرنی چاہیئے تھی، ہم ایک چیز پر سارے اکٹھے ہیں کہ آپ جب انگلی اٹھاتے ہیں کہ یہ حکومت ایسی ہے، یہ حکومت ویسی ہے، آپ اپنے دور کا کوئی ایک اچھا کام بتادیں، میں بتا سکتا ہوں، احساس پروگرام بتا سکتا ہوں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ مسند نشین: بابک صاحب، آپ سن لیں، آپ نے اپنی بات کرلی، ان کی سن لیں، ان کی باتیں سن لیں۔

وزیر محنت وثقافت: میں صحت کارڈ بتا سکتا ہوں، وہ اپنے دور کے کوئی سوائے ایزی لوڈ کے مجھے بتائیں کونسی چیز سے مشہور ہوا تھا کہ آج ہمارے دور میں کوئی نہیں کہہ سکتا، ایزی لوڈ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ مسند نشین: بابک صاحب، آپ نے بات کرلی ہے، ان کی بات سن لیں، اسی پر بات کر رہے ہیں۔

وزیر محنت وثقافت: اس طرح نہیں ہوتا، بابک صاحب، آپ بے شک کچھ بھی کہہ لیں لیکن آپ کی حکومت، آپ کی پارٹی اگر ختم ہوئی ہے تو وہ کرپشن کی وجہ سے ختم ہوئی تھی، آپ سوچ لیں، اس پر میری دعا ہے کہ آپ اپنی حکومت کی Revival کریں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ مسند نشین: بابک صاحب، آپ ان کی بات سن لیں، Order in the House، آپ کی طرف سے بات ہوئی ہے، ان کو بھی سننے دیں۔

وزیر محنت وثقافت: آپ سوچیں، آپ ضرور سوچیں، اپنے رویئے پر سوچیں، آپ اپنے رویئے پر سوچیں، اسمبلیوں میں آپ وہ بات کریں جو آپ کی بات سنی جائے، ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیں کوئی فکر نہیں ہے۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: جی ایشو پر رہیں لیکن انہوں نے اس ایشو پر Personal attacks کئے۔

وزیر محنت وثقافت: حکومت چلی جائے، کل الیکشنز ہوں، ان شاء اللہ دو تہائی سے زیادہ اکثریت لیکر عمران خان آئے گا۔

(تالیاں)

Ms. Chairperson: The sitting is adjourned till 02:00 pm, Monday, 21st March, 2022.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 21مارچ 2022ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)